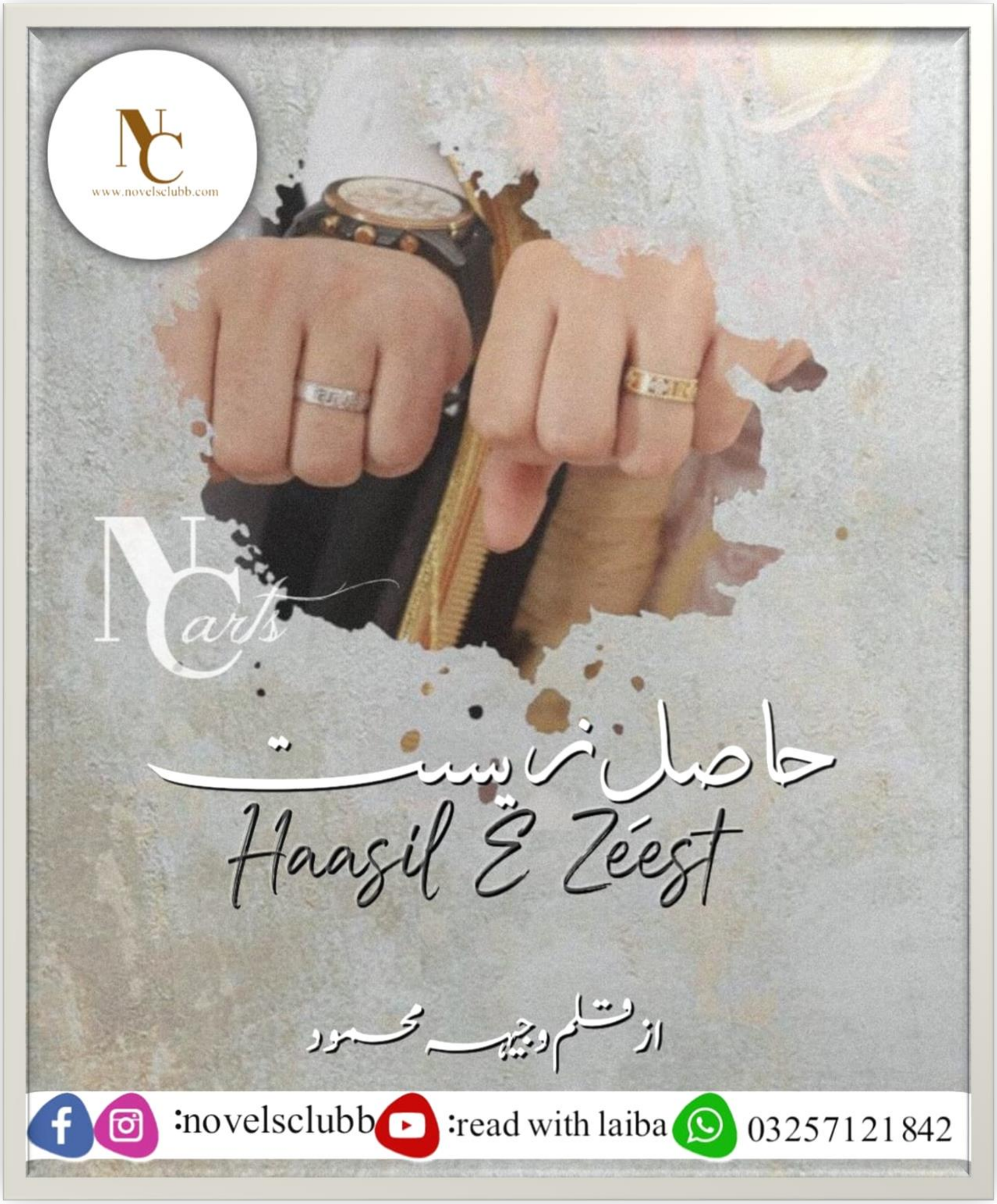
www.novelsclubb.com
حاصلِ زیست
Haasil E Zéest
از قلم وجیہہ محمود
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

حاصلِ زیست

از قلم

وجیہہ محمود

www.novelsclubb.com

"حاصلِ زیست"

از قلم(وجیہہ محمود)

قسط نمبر(12)

فواد اسے لیے سیدھا ہاسپٹل آیا تھا۔ڈاکٹرز سے اپائنٹمنٹ وہ اس وقت فون پر ہی لے چکا تھا۔ابتدائی چیک اپ کرواتے،ڈاکٹر کی تجویز پر انہوں نے شاہزین کے کچھ ٹیسٹ کروائے تھے، جن کی رپورٹس آتے ہی اب وہ ڈاکٹر کے سامنے موجود تھے۔فواد نے ایک نظر سامنے بیٹھے ڈاکٹر کے سنجیدہ چہرے پر ڈالی اور پھر شاہزین کی جانب دیکھا، جس کی نگاہوں کا مرکز ہاتھ میں تھامے موبائل کی سکرین تھی۔لاپرواہی شاہزین پر آکر ختم ہوتی تھی۔وہ اسی جانب دیکھ رہا تھا کہ سماعت سے ڈاکٹر کی آواز ٹکرائی،

www.novelsclubb.com

"آپ کی رپورٹس ٹھیک نہیں آئیں، مسٹر شاہزین "ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں بولتے شاہزین کی جانب دیکھا، جو موبائل کو بند کرتے اب ڈاکٹر کی جانب متوجہ تھا۔

"آپ کتنے سال سے سموکنگ کر رہے ہیں؟ "کمرے میں چھائی خاموشی کو ایک بار پھر ڈاکٹر کی آواز نے توڑا۔ اس سوال پر فواد نے فوراً شاہزین کی جانب دیکھا۔ وہ آٹھ سال سے شاہزین کو جانتا تھا مگر اسکی یہ عادت اس سے بھی پرانی تھی۔

"یاد نہیں! "شاہزین کے اس جواب پر فواد نے اسے گھورا جبکہ ڈاکٹر نفی میں سر ہلاتے دوبارہ رپورٹس کی جانب دیکھنے لگا۔ سامنے بیٹھے شاہزین کو واقعی یاد نہ تھا کہ اس نے پہلی بار کب سگریٹ اپنے ہاتھ میں تھامی تھی!

"میں آپکو مزید کچھ ٹیسٹ لکھ کر دے رہا ہوں، جتنا جلدی ہو سکے انکی رپورٹس لے کر میرے پاس آئیں تاکہ آپکا مکمل علاج شروع کیا جا سکے "ایک کاغذ پر پین چلاتے ڈاکٹر شاہزین سے مخاطب تھا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کوشش کریں آج سے ہی اپنی اس عادت کو ترک کر دیں،اس سے پہلے کہ یہ آپ کے لیے جان لیوا ثابت ہو" وہ کاغذ شاہزین کی جانب بڑھاتے ڈاکٹر نے اپنی بات مکمل کی۔

سرمئی صوفے پر بیٹھیں صالحہ بیگم کی نگاہوں کا مرکز سامنے موجود سبرینہ تھی،جو کچھ دیر پہلے ہی یہاں پہنچی تھیں جبکہ رابعہ بیگم کو آئے ایک گھنٹہ بیت چکا تھا۔آج کی اس ملاقات کا مقصد شادی کی تاریخ طے کرنا تھا۔

"میرے خیال سے اگلے ماہ کا آخری جمعہ ٹھیک رہے گا" بات کا آغاز کرتے رابعہ بیگم نے مشورہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ تب آفاق کی چھٹی کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا،اس مہینے کے آخر تک اسکا کورس مکمل ہو جائے گا،اسکے بعد اسکے لیے چھٹی لینا بھی آسان ہو گی" انہوں نے تجویز دیتے اپنا مسئلہ پیش کیا۔

"تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے نہ سبرینہ؟" صالحہ بیگم نے سامنے بیٹھی سبرینہ کو مخاطب کیا۔

"نہیں نہیں، بالکل نہیں" جوس کا گلاس واپس ٹیبل پر رکھتے وہ مسکرائیں،

"آپ لوگوں کو جو تاریخ مناسب لگے طے کر لیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں، میری بس ایک گزارش ہے کہ زیادہ تاخیر نہ ہو" انکی بات پر رابعہ بیگم بولنے لگیں۔

"میں خود یہی چاہتی ہوں کہ یہ فرض جلد از جلد ادا کر دیا جائے پر

دراصل۔۔۔۔" بات ادھوری چھوڑتے انہوں نے صالحہ بیگم کی جانب دیکھا، جو انہیں کی جانب دیکھ رہی تھیں۔ وہ نظروں ہی نظروں میں جان چکی تھیں کہ رابعہ بیگم کس بارے میں بات کرنے والی ہیں۔

"میرا ایک اور بھائی ہے فیضان، آبرو کے تایا!" انکی جانب متوجہ سبرینہ کے کان اس نام پر ایک دم کھڑے ہوئے، اس نام سے منسلک چہرہ فوراً ذہن کے پردے پر لہرایا۔

www.novelsclubb.com

"وہ 27 سال سے بیرون ملک مقیم ہے، میں بس یہ چاہ رہی ہوں کہ وہ بچیوں کی زندگی کے اس اہم موقع پر ان کے ساتھ ہو، باپ بن کر انہیں اس گھر سے رخصت کر سکے" رابعہ بیگم تفصیلا بات بتاتے خاموش ہو گئیں جس پر سبرینہ کے دماغ میں آتا خیال زائل ہو گیا۔ رابعہ بیگم صرف فیضان کی واپسی کی مدھم امید پر یہ بات کر رہی تھیں جو انہیں کل رات فیضان سے بات کرنے پر محسوس ہوئی تھی، سبرینہ نے آس پاس چھائی خاموشی محسوس کرتے ان دونوں کی جانب دیکھا جو اس کے جواب کی منتظر تھیں۔

"جی، میں سمجھ سکتی ہوں، اگلے مہینے کا آخری جمعہ ہی مناسب رہے گا" سبرینہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، جس پر رابعہ بیگم بھی مسکرائیں جبکہ صالحہ بیگم کی تشکر بھری نظریں سبرینہ پر تھیں۔ وہ ان کی زندگی میں ایک فرشتہ بن کر واپس آئیں تھیں۔

"میں تمہاری بہت مشکور ہوں سبرینہ، تم نے میری اتنی بڑی پریشانی دور کر دی ہے، اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو کبھی بھی اتنی آسانی سے ہر بات پر راضی نہ ہوتا" صالحہ بیگم کے لہجے میں تشکر جبکہ آنکھوں میں نمی تھی۔

"صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے، میں خود آپ کی شکر گزار ہوں، آپ نے دوستی کا فرض بخوبی ادا کیا ہے" رابعہ بیگم بھی ہونٹوں پر مدھم مسکراہٹ لیے بولیں،

"ایسی بات نہیں ہے، میں نے یہ رشتہ صرف اپنی اور صالحہ کی دوستی کی وجہ سے نہیں جوڑا بلکہ یہ میری دلی خواہش تھی کہ آبرو میری بہو بنے" سبرینہ نے وضاحت دیتے رابعہ بیگم کی جانب دیکھا،

www.novelsclubb.com

"اور ویسے بھی آبرو جیسی بچی کو تو کوئی بھی اپنانا چاہے گا"

"یہ تو آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے ورنہ ہمارے معاشرے میں ہر کوئی آپ کی طرح نہیں سوچتا، یہاں ایک طلاق یافتہ لڑکی کے لیے دوبارہ زندگی شروع کرنا آسان نہیں!" رابعہ بیگم کی بات پر سبرینہ بولنے لگی،

"بالکل، ہمارے معاشرے میں طلاق صرف عورت کو ہوتی ہے تبھی تو مرد ایک جھٹکے میں یہ رشتہ توڑ دیتے ہیں، نئی زندگی کا آغاز مرد کے لیے جتنا آسان ہوتا ہے، عورت کے لیے اتنا ہی مشکل ہے! اگر طلاق کے بعد انہیں بھی ایک عورت کی طرح نیا رشتہ بنانے میں مشکلات پیش آئیں تو وہ کبھی بھی ایک دم بغیر سوچے سمجھے رشتہ ختم نہ کریں" سبرینہ کی ہر بات تلخ مگر حقیقت تھی۔

"معاشرے کی باتیں، طعنے، الزام سب صرف عورت کے لیے ہی ہوتا ہے" طلاق کے بعد عورت کی زندگی کے مسائل کے بارے میں سبرینہ سے بہتر آخر کون جانتا تھا!

شاہزین کے تمام ٹیسٹ کروا کر اب ان دونوں کا رخ گاڑی کی جانب تھا۔

"دو دن بعد تمہیں ان تمام ٹیسٹ کی رپورٹس لے کر دوبارہ ڈاکٹر کے پاس آنا ہے "ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے فواد نے ساتھ بیٹھے شاہزین کو مخاطب کیا، جو ایک بار پھر موبائل میں مصروف ہو چکا تھا۔

"شاہزین میں تم سے بات کر رہا ہوں "اسکی جانب سے کوئی جواب نہ پاتے اس بار فواد اونچی آواز میں بولا،

"او کے باس، اور کچھ۔۔۔۔"شاہزین نے ہنستے ہوئے موبائل ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔ فواد خفگی سے اسکی جانب دیکھتے خاموش رہا۔

"تم اپنی صحت کے بارے میں سنجیدہ ہو جاؤ شاہزین، خود پر توجہ دو "شاہزین نے خاموشی سے اسکی بات سنتے اپنی جیکٹ سے سگریٹ نکالی، جسے دیکھتے فواد غصے سے بولا،

"خدا کے لیے اب اس کو چھوڑ دو "اس نے سگریٹ اس کے ہاتھ سے لیتے باہر پھینکی،

www.novelsclubb.com

"تم نے ڈاکٹر کی بات نہیں سنی تھی کیا؟"

"کم آن یار، کچھ نہیں ہوتا، یہ ڈاکٹرز بس ایسے ہی چھوٹی سی بات پر ڈرا دیتے ہیں" شاہزین کے لہجے میں بیزاری واضح تھی۔ فواد نے گہرا سانس لیتے شاہزین کی جانب دیکھا جو اب دوبارہ سگریٹ نکال رہا تھا۔

"اسے چھوڑ دو شاہزین!" اس کے لہجے میں التجاء تھی۔ شاہزین نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا،

"ایک شرط پر!" شاہزین نے سگریٹ ڈیش بورڈ پر رکھتے کہا،

"تم ڈیڈ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرو گے" اسے معلوم تھا کہ فواد سب سے پہلے یہ بات فیاض لاشاری کو بتائے گا۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وہ میری وجہ سے پریشان ہوں" اسکی بات پر فواد فوراً بولا،

"تمہیں انکل کی اتنی فکر! سب خیر تو ہے؟" فواد نے آئبرو اچکاتے سوال کیا۔

"فضول مت بولو، میری شرط پر غور کرو" جیکٹ سے لائٹر نکالتے اس نے فواد کو جواب دیا۔

"منظور ہے" فواد کے جواب پر وہ مسکرایا،

"گڈ، چلو اب واپس کیفے چلو، مجھے کافی پینی ہے"

جی نہیں، اب ہم سیدھا گھر جائیں گے، تمہاری ایک بات مان چکا ہوں اب "دوسری نہیں مانوں گا"

"کرلو اپنی مرضیاں، آخر ڈرائیونگ سیٹ پر جو بیٹھ گئے ہو" وہ خفگی سے بولا،

"تمہیں دو دن بعد رپورٹس لینی ہیں شاہزین یاد رکھنا" گاڑی سٹارٹ کرتے وہ شاہزین کو ایک بار پھر سمجھانے لگا۔

وہ سیڑھیاں چڑھتی رابعہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوئی جو موبائل ہاتھ میں تھامے، چہرے پر شاک کے تاثرات لیے بیٹھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے امی، سب خیر تو ہے نہ؟" اس کے دل کو ایک دم ایک انجانے خوف نے آگھیرا مگر رابعہ بیگم اسکی جانب دیکھتے اچانک مسکرانے لگیں۔

"وہ آرہا ہے مہمل!" خوشی انکے چہرے سے واضح تھی۔

"کون امی، بھائی؟" وہ حیران تھی کہ آفاق کو گئے تو ابھی صرف ایک ہفتہ ہوا تھا اور اسکی واپسی اتنی جلدی تو ممکن نہ تھی۔

"ہاں مہمل، میرا بھائی آرہا ہے! فیضان پاکستان آرہا ہے" انکی خوشی کی وجہ اب واضح تھی۔ وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئیں اور قدم کچھ فاصلے پر کھڑی مہمل کی جانب بڑھائے،

"ابھی اسکی کال آئی تھی، وہ اگلے ہفتے اپنے خاندان کے ساتھ پاکستان آرہا ہے، تب تک آفاق بھی واپس آجائے گا، میں۔۔۔ میں بہت خوش ہوں مہمل" وہ اسے ساتھ لگاتے بول رہی تھیں۔ کچھ لمحے یوں ہی خاموشی کی نظر ہوئے۔

"چلو بیٹا، ہمیں بہت سی تیاریاں کرنی ہیں، وہ بہت عرصے بعد واپس آرہا ہے" ان کی خوشی دیدنی تھی۔ مہمل سے الگ ہوتے وہ باہر کی جانب قدم اٹھانے لگیں۔

"امی آپ تو ان سے ناراض تھیں نہ؟" دل میں آتا سوال مہمل کی زبان پر آگیا، جس پر رابعہ بیگم کے بڑھتے قدم تھمے، وہ پلٹیں، چہرے پر ایک طمانیت بھری مسکراہٹ تھی۔

"ناراض تھی مہمل اب نہیں ہوں، ساری ناراضگی اس کے واپسی کے فیصلے کے ساتھ ختم ہو گئی" وہ مسکرا کر کہتے چلی گئیں۔ وہ بہن تھیں اور بہنیں اکثر بھائیوں کی تمام خطائیں انکے ایک عمل پر معاف کر دیتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

گاڑی پارک کرتے اس نے ایک نظر ہسپتال کی عمارت کی جانب دیکھا اور قدم اس جانب بڑھا دیے۔ ارادہ نہ ہونے کے باوجود بھی وہ آج رپورٹس لینے ہسپتال آیا

تھا، وجہ فواد کا بار بار اصرار کرنا تھا۔ وہ کل سے اسے مسلسل کالز پر کالز کرتے یاد دلا رہا تھا۔ اگر وہ شہر سے باہر نہ ہوتا تو اب تک وہ شاہزین کو خود ہسپتال لے آیا ہوتا۔

کچھ دیر بعد وہ اسی ڈاکٹر کے پاس موجود تھا۔ رپورٹس ڈاکٹر کے پاس تھیں، جس کا سنجیدہ چہرہ شاہزین کو کسی بری خبر کے لیے تیار کر رہا تھا۔

"مسٹر شاہزین آپ کی یہ رپورٹس بھی بالکل ٹھیک نہیں آئیں" وہ شاہزین کی جانب دیکھتے بولا،

"آپ کو سٹیج ٹو لنگز کینسر ہے!" یہ جملہ شاہزین کے لیے بہت بھاری تھا! کچھ لمحے تو اسے ڈاکٹر کی بات پر یقین ہی نہ آیا گویا اسے سننے میں غلطی ہوئی ہو۔

"اور وجہ مجھ سے بہتر آپ خود جانتے ہیں" شاہزین کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا، ایسا کیسے ہو سکتا تھا، ایک دم یوں! اس کے کانوں میں صرف ایک ہی لفظ گونج رہا تھا" کینسر!"

www.novelsclubb.com

"آپ کو ہر صورت سموکنگ چھوڑنا ہو گی!"ڈاکٹر کا لہجہ سخت تھا۔شاہزین کچھ لمحے خاموش رہا۔سامنے ظاہر ہوتی تلخ حقیقت کا اعتراف اسے نہ چاہتے ہوئے بھی کرنا پڑا۔

"یہ میرے لیے بہت مشکل ہے!"وہ مدھم آواز میں حقیقت بیان کر رہا تھا،برسوں سے لگی عادتیں یوں ایک دم چھوڑنا آسان نہیں!

"میں جانتا ہوں،یہ کام آسان نہیں مگر آپ کو آہستہ آہستہ اسے اپنی زندگی سے نکالنا ہو گا کیونکہ اس سے آپ کی جان کو خطرہ ہے!آپ سمجھدار ہیں سمجھنے کی کوشش کریں آپ کی تھوڑی سی بداحتیاطی آپ کے لیے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے"ڈاکٹر اسے سمجھانے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

"کیا اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں؟"شاہزین کا سوال بے معنی تھا مگر اس کی آواز میں پوشیدہ بے بسی سے واضح تھا کہ اب اس کے اختیار سے باہر تھی۔وہ شفا چاہتا تھا مگر جو علاج اسے بتایا جا رہا تھا وہ اس کے لیے بہت مشکل تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں !، آپ جلد از جلد ریہیبلیٹیشن سینٹر جائیں، وہ یقیناً اس معاملے میں آپکی مدد کریں گے "ڈاکٹر کا جواب صاف اور واضح تھا۔ کچھ لمحے دونوں جانب سے الفاظ کی کوئی آمد و رفت نہ ہوئی۔

"میں آپ کو کچھ میڈیسنز لکھ کر دے رہا ہوں، دو ہفتے بعد دوبارہ میرے پاس آیے گا" کاغذ پر پین چلاتے ڈاکٹر نے اسے مخاطب کیا، وہ اب بھی خاموش رہا۔

"مگر یاد رکھیے آپ کی بیماری کا سب سے بڑا علاج، سگریٹ نوشی کو ترک کرنا ہے !" وہ کاغذ شاہزین کی جانب بڑھاتے بولا، جس پر شاہزین بے تاثر چہرہ لیے کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا اور اپنی جگہ چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔ دروازے کی قریب پہنچتے اسکی سماعت سے دوبارہ ڈاکٹر کی آواز ٹکرائی،

"میری بات یاد رکھیے گا شاہزین، آپ کی ذرا سی لاپرواہی آپ کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے "ڈاکٹر کے الفاظ پرانے تھے مگر سننے والے کانوں نے یہ الفاظ آج بہت غور سے سنتے تھے۔ وہ بغیر پلٹے دروازہ عبور کر گیا۔ ہسپتال کی راہداری سے

گزرتے ہوئے اس نے ایک بار پھر ڈاکٹر کی کہی ہر بات کو جھٹکنا چاہا اسی نے تو اس دن فواد سے کہا تھا کہ ڈاکٹرز معمولی سی بات پر بھی ڈرا دیتے ہیں مگر کانوں میں ایک بار پھر ڈاکٹر کے الفاظ گونجنے لگے کہ ایک دم اسکی نظر شیشے کے دروازے میں نظر آتے اپنے عکس پر پڑی، آنکھوں کے نیچے پڑے گہرے ہلکے، جامنی ہونٹوں کے ساتھ زرد پڑتا رنگ، وہ چہرے سے ہی بیمار نظر آ رہا تھا۔ آج اسکا سامنا زندگی کی تلخ حقیقت سے ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے، یہ اسے کیا ہو گیا تھا؟ کیا اس کا وقت ختم ہونے والا تھا؟ کیا اسکی زندگی بس یہیں تک تھی؟ اسے آس پاس موجود ہر چیز بے معنی لگنے لگی تھی۔ جسم میں پیدا ہوتی کپکپاہٹ پر قابو پاتے وہ خود کو گھسیٹتے قدم باہر کی جانب بڑھانے لگا۔

وہ صالحہ بیگم کو لیے ہسپتال آئی تھی۔ کل رات ان کی طبیعت بگڑ گئی تھی۔ ہسپتال آنے سے پہلے وہ تاشفین کو اطلاع دے چکی تھی۔ صالحہ بیگم کا معائنہ کرتے تاشفین

نے اس بار انکی دوایاں تبدیل کی تھیں۔وہ آج کافی مصروف تھا،اس لیے زیادہ دیر ان کے پاس رک نہیں سکا۔دوائیوں کے لیے وہ اپنے اسسٹنٹ کو بھیج چکا تھا۔آبرو اور صالحہ بیگم اس وقت اس کے آفس میں موجود تھیں۔موبائل پر اصباح کو میسج کرتے اس نے سامنے بیٹھیں صالحہ بیگم کی جانب دیکھا،آس پاس نگاہ دوڑاتے ان کے چہرے پر مسکان تھی۔رشک بھری نگاہوں سے وہ کبھی آس پاس دیکھتیں تو کبھی آبرو کو!ان کی آنکھوں میں موجود خوشی اور چہرے پر چھائی طمانیت ان کی دلی کیفیات کو بخوبی ظاہر کر رہی تھی۔کچھ دیر بعد اسسٹنٹ اندر داخل ہوا،

"یہ لیں میم!"اس نے دوائیوں والی تھیلی آبرو کی جانب بڑھائی،

"بہت شکریہ آپکا!اس نے مسکراتے وہ تھیلی تھامتے شکریہ ادا کیا۔باہر جانے کا ارادہ کرتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور صالحہ بیگم کو ساتھ لیے باہر کی جانب چل پڑی۔ راہداری عبور کرتے وہ اپنے لیے کیب بک کروا رہی تھی۔تاشفین نے اسے کہا تھا کہ وہ ڈرائیور سے کہہ کر انہیں گھر تک چھوڑ دے گا مگر آبرو نے اسکا شکریہ ادا

کرتے اسے انکار کر دیا تھا۔ جس پر تاشفین نے اسکے انکار کا احترام کرتے مزید اصرار نہیں کیا۔ سگنلز کی کمی کی وجہ سے وہ کیب ڈرائیور کو کال نہیں کر پا رہی تھی۔ صالحہ بیگم کو ایک جگہ ٹھہراتے وہ باہر گئی تا کہ ڈرائیور کو کال کر سکے۔ صالحہ بیگم وہیں کھڑی تھیں کہ پاس سے گزرتا ایک شخص ان سے ٹکرایا،اس سے پہلے کے وہ توازن برقرار نہ رہ پانے کی وجہ سے گرتیں، مقابل نے انہیں سہارا دیا۔ غلطی سراسر اس شخص کی تھی۔ صالحہ بیگم نے سنبھلتے ہی مقابل کی جانب دیکھا، وہ شاہزین لاشاری تھا! شاہزین کی نظر زمین پر گری چیزوں پر تھی۔ اس نے جھک کر اپنی فائل کے ساتھ ان کا پرس اٹھایا اور انکی جانب بڑھایا کہ صالحہ بیگم کی نظر شاہزین کے چہرے پر پڑی، آنکھوں کے نیچے پڑے گہرے ہلکے، زرد پڑتا رنگ، ماتھے پر بکھرے بال، اسکا چہرہ اسکی بیماری کی عکاسی کر رہا تھا۔

"شکریہ بیٹا" بیگ پکڑتے وہ مسکرائیں، شاہزین نے فوراً صالحہ بیگم کی جانب دیکھا،

www.novelsclubb.com

"تم ٹھیک ہو بیٹا؟" نجانے اسکی آنکھوں میں نظر آتے تاثر کا اثر تھا یا خون کی کشش کہ وہ اس سے اسکا حال پوچھنے لگیں، شاہزین نے بے اختیار ان کے شفیق چہرے کو غور سے دیکھا جبکہ دماغ میں انکا کہا لفظ "بیٹا" گونجنے لگا۔ کچھ فاصلے پر کھڑی آبرو نے صالحہ بیگم کی جانب بڑھتے ایک نظر انکے ساتھ کھڑے شخص کو دیکھا، قدموں کی رفتار ایک دم تیز ہو گئی، دماغ میں فوراً سوال پیدا ہوا کہ آخر یہ شخص یہاں کیا کر رہا تھا؟

"بیٹا تم ٹھیک ہو؟" صالحہ بیگم نے اپنا سوال دہرایا جبکہ سامنے کھڑا شخص اس وقت اپنی بدلتی کیفیات پر حیران تھا، زندگی میں پہلی بار وہ بولنے کے لیے الفاظ تلاشنے میں ناکام ہوا تھا، یہ اسے کیا ہو رہا تھا؟ اسکے الفاظ حلق میں جمع ہوتے آنسوؤں نے سلب کر لیے تھے۔ اس نے فوراً اپنی کیفیت کو جھٹکتے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا جبکہ اسکے جانے کی کچھ لمحے بعد آبرو وہاں پہنچ گئی۔ صالحہ بیگم سے نظر ملتے ہی اس نے فوراً سوال کیا،

"یہ۔۔یہ آپ سے کیا کہہ رہا تھا؟"اشارہ راہداری کے دوسرے حصے کی جانب جاتے شاہزین کی طرف تھا۔

"کچھ نہیں بیٹا،وہ بس میرا پرس اٹھا کر دے رہا تھا" صالحہ بیگم کے جواب پر آبرو نے حیرت سے انہیں دیکھا،شاہزین اور کسی کی مدد! ناممکن!

"کافی بیمار لگ رہا تھا بچہ" صالحہ بیگم کے لہجے میں فکر تھی۔انکی اس بات پر آبرو کے دماغ میں آیا کہ شاید اسے دیکھنے میں غلطی ہوئی ہو،وہ شاہزین نہیں کوئی اور ہو!

موبائل کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا،

"آجائیں امی،کیب آگئی ہے"وہ ہر خیال جھٹکتے صالحہ بیگم کو ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ ایئرپورٹ سے سامان لے کر باہر آئے،ٹریفک کی وجہ سے آفاق کو پہنچنے میں دیر ہوگئی تھی۔سامان کو ایک جانب رکھتے وہ اب ان کے منتظر تھے۔سیاہ ٹراؤزر کے

ساتھ سیاہ شرٹ پہنے وہ آس پاس نظر دوڑا رہا تھا۔چہرے پر ہلکی ہلکی سفید داڑھی اور سر پر موجود سفید بال اسکی عمر کی عکاسی کر رہے تھے۔وہ بھوری آنکھوں والا شخص کوئی اور نہیں فیضان صدیقی تھا جو آج 27 سال بعد اس سرزمین پر واپس آیا تھا۔ان سالوں میں وہ تین بار مسافروں کی طرح اپنوں کے آخری دیدار کی خاطر لوٹا تھا مگر اس بار واپسی کی وجہ کچھ اور تھی۔اس زمین سے دور جانا اس کی خواہش نہیں مجبوری بن گئی تھی اور آج وہ سب تلخ یادیں ایک بار پھر اسکے ذہن میں گردش کرنے لگیں۔ان کے ساتھ سیاہ لباس میں موجود وہ نفیس عورت فاطمہ صدیقی تھیں،انکی شریک حیات،انکی ہمسفر! مگر اتنے سال گزر جانے کے باوجود بھی ان کے درمیان موجود رشتہ اتنا ہی کمزور تھا جتنا یہاں سے جاتے وقت جس کی وجہ خود فیضان تھا۔فیضان اور فاطمہ کے درمیان کھڑی گلابی رنگ کی فراک میں ملبوس وہ 15 سالہ بچی انکی اکلوتی بیٹی لائبہ صدیقی تھی،ان کی زندگی،انکی کل کائنات! وہ چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ سجائے آس پاس کی چیزوں کو

www.novelsclubb.com

بہت اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔اسکی بھوری آنکھیں ہو بہو فیضان جیسی تھیں جبکہ باقی نقوش اس نے اپنی ماں سے چرائے تھے۔بظاہر عام نظر آنے والی لائبہ بہت خاص تھی، محض پندرہ برس کی عمر میں وہ ایک بڑی بیماری سے لڑ رہی تھی۔کچھ لمحے ہی گزرے تھے کہ اسے کچھ فاصلے سے آتا آفاق دکھائی دیا،آخری بار فیضان کی اس سے ملاقات حیات کی وفات پر ہوئی تھی۔ گزرے سالوں میں وہ بہت بدل گیا تھا۔اب وہ ایک خوبرو مرد تھا بالکل اپنے باپ جیسا!

اس کے ساتھ چلتی رابعہ بیگم پر نظر پڑتے فیضان کے چہرے پر ایک آسودہ مسکراہٹ در آئی،بے شک بڑی بہنیں ماں کا عکس ہوتی ہیں! فیضان پر نظر پڑتے رابعہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو جبکہ قدموں میں تیزی آگئی۔اگر ایک جانب بہن میں ماں کا عکس نظر آیا تھا تو دوسری جانب رابعہ بیگم کو ہمیشہ اپنے اس بھائی میں اپنے ابو کی تشبیہ محسوس ہوتی تھی۔وہ انکے قریب پہنچتے ایک لمحہ رکیں اور پھر آگے بڑھتے انکے گلے لگ گئیں۔دونوں کی آنکھیں نم جبکہ چہروں پر طمانیت بھری

مسکراہٹ تھی۔ اتنے سال کا فاصلہ بھی خون کی کشش پر حاوی نہ ہو سکا۔ فیضان سے الگ ہوتے وہ فاطمہ سے ملنے لگیں جبکہ فیضان آگے بڑھتے آفاق سے گلے ملا۔ ان سب کی اس جذباتی ملاقات کو پاس کھڑی لائبہ بہت خوشگوار حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ اچانک اپنے باپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے وہ متفکر ہوتے فیضان کے قریب آئی،

"بابا، واٹ ہیپنڈ؟ وائے آر یو ویپنگ؟" وہ اپنے انگریزی لب و لہجے میں بولی تو فیضان نے اپنے آنسو صاف کرتے اسے اپنے ساتھ لگایا اور رابعہ بیگم کو مخاطب کیا،

"آپا!" رابعہ بیگم جو فاطمہ کے ساتھ کھڑی تھیں اسکی جانب مخاطب ہوئیں۔

"لائبہ، میری بیٹی!" وہ سب سے اسکا تعارف کرواتے بولا، جس پر رابعہ بیگم نے آگے بڑھتے اسے گلے لگایا۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی ہسپتال سے گھر پہنچے تھے۔لاؤنج میں بیٹھی صالحہ بیگم فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھیں جبکہ آبرو اپنے کمرے سے نکلتے کچن میں گئی جہاں اصباح شام کی چائے بنانے میں مصروف تھی۔کچن سے نکلتے آبرو کا رخ اب لاؤنج کی جانب تھا۔وہ قدم اٹھاتی صالحہ بیگم کے ساتھ جا بیٹھی جو موبائل ہاتھ میں پکڑے کسی سوچ میں گم تھیں۔

"کیا ہوا امی،سب ٹھیک ہے؟"اسکے سوال پر صالحہ بیگم نے اسکی جانب دیکھا۔

"ہاں بیٹا سب ٹھیک ہے،میں بس یہ سوچ رہی تھی کہ اتنے کم وقت میں شادی کی تیاریاں کیسے ہوں گی؟"انہوں نے اپنی مشکل اسکے سامنے رکھی۔

وقت بہت کم ہے،اتنے کم وقت میں ساری تیاریاں کرنا بہت مشکل "

"ہے،میں۔۔۔۔

"مشکل ہے امی مگر ہم کر لیں گے،آپ پریشان مت ہوں،آپ صرف اپنا خیال رکھیں"وہ انہیں تسلی دینے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں نے لون کے لیے اپلائی کیا ہے،انشاللہ تین سے چار دن میں وہ اپرووہو جائے گا" وہ انہیں مطلع کر رہی تھی۔

"اس کی کیا ضرورت تھی آبرو، ہم وہ پلاٹ بیچ سکتے تھے" اسے معلوم تھا وہ کس جگہ کا ذکر رہی تھیں۔

"نہیں امی، میں نے وہ جگہ دیکھی ہے، رہائش کے لحاظ سے بہترین ہے، ہم جلد وہاں اپنا گھر بنائیں گے" وہ انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے بولی،

"مگر بیٹا۔۔۔"

"اس کے لیے آپ پریشان مت ہوں امی، میں ہوں نہ، مجھ پر بھروسہ رکھیں" اسکی اس بات پر صالحہ بیگم نے آگے بڑھتے اسکا ماتھا چوما۔اس نے واقعی بیٹی ہونے کا ہر حق ادا کیا تھا۔خود کو فراموش کرتے ہر بار وہ انہیں کا سوچتی تھی اور آج بھی وہ یہی کر رہی تھی۔

"کاش آج تمہارے ابو اور حفصہ بھی ہمارے ساتھ ہوتے تو سب کتنا مکمل اور اچھا لگتا" وہ آنکھوں میں آنسو لیے بولیں، سامنے بیٹھی آبرو کے چہرے کا رنگ بھی ایک دم تبدیل ہوا۔ خوشی کے موقع پر خود سے بچھڑے اپنوں کے یاد نہ آئے ایسا کیسے ہو سکتا تھا! کچھ لمحے یوں ہی خاموشی کی نذر ہوئے کہ صالحہ بیگم بولنے لگی،

"آبرو ابھی تمہاری پھپھو کا فون آیا تھا، فیضان بھائی۔۔۔۔ تم لوگوں کے تایا واپس آگئے ہیں" وہ خاموشی سے انکی بات سن رہی تھی۔

"کل شام کو ہمیں ان سے ملنے جانا ہے" صالحہ بیگم کی بات پر آبرو نے اثبات میں سر ہلایا، ذہن کے پردے پر ایک دھندلا سا عکس دکھائی دیا، اس نے پہلی اور آخری بار فیضان کو حیات صاحب کی وفات پر دیکھا تھا۔

وہ ہسپتال سے واپسی پر دو گھنٹے تک یوں ہی گاڑی سڑک پر ادھر سے ادھر گھماتا رہا۔ کانوں میں مسلسل ڈاکٹر کی باتیں گونج رہی تھیں، دل کی دھڑکن بے ربط

تھی۔ کیا واقعی وہ اپنی موت کے اتنے قریب تھا؟ کیا اسکا انجام یوں لکھا تھا؟ وہ اپنی پوری زندگی ہر چیز کو غیر سنجیدہ طریقے سے دیکھتا آیا تھا مگر اب زندگی اسے سنجیدگی کے اصل معنی سے آگاہ کرنے والی تھی۔ دو بار اس نے سگریٹ جلانے کی کوشش کی مگر دونوں بار ڈاکٹر کی کہی آخری بات اس کے ذہن میں گونجنے لگتی اور اسکے کانپتے ہاتھ سے سگریٹ چھوٹ جاتی۔ دل میں بار بار ایک خیال آتا کہ کیا اس کے جانے سے کسی کو کوئی فرق پڑے گا؟ کیا کسی کی زندگی متاثر ہوگی؟ کیا کوئی اسے یاد کرنے والا ہوگا؟ اور دماغ بار بار چیخ کر "ناں" میں جواب دیتا!

اس نے کال کرتے فواد کو بتانے کی بھی کوشش کی مگر پھر فون رکھ دیا۔ وہ کسی سے کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ گھر آکر بھی وہ دوپہر سے اپنے کمرے میں موجود تھا، رات ہونے کو آئی تھی مگر کوئی ایک بار بھی اسے دیکھنے یا پوچھنے نہیں آیا تھا! فواد کی کئی بار کال آئی تھی جسے اس نے کاٹ کر فون بند کر دیا تھا۔ فیاض صاحب شہر سے باہر تھے جبکہ شہریار اور فائقہ بیگم کی اسے کوئی خبر نہ تھی۔ بزنس کے لیے بھی

www.novelsclubb.com

شہریار موجود تھا، کسی کو بھی اس کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر اس کے ساتھ ہی اسے یہ احساس ہوتا کہ اس نے بھی آج تک کہاں ان سب کی فکر کی تھی؟ کتنی بار وہ اپنے گھر والوں کے لیے پریشان ہوا تھا؟ ہفتہ ہفتہ گھر سے باہر رہتے وہ ان سب کو اس چیز کا عادی کر چکا تھا۔ شام میں اس نے ملازم سے کہتے کافی بنوائی تھی اور اپنی ان سوچوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے وہ نیند کی گولی کھاتے سو گیا۔

"بس کچھ دن اور پھر میں یہ کمرہ چھوڑ کر چلی جاؤں گی" رتبہ نے بیڈ پر پڑے کپڑے سمیٹتے پاس بیٹھی حرم کو مطلع کیا جو دوسرے بیڈ پر بیٹھی مزے سے موبائل پر انگلیاں چلانے میں مصروف تھی۔

"کہاں جاؤ گی؟ شادی تمہاری نہیں آبرو اور اصباح کی ہو رہی ہے" حرم کی نظریں اب بھی سکرین پر تھیں۔

"تو آبرو کی شادی کے بعد اس کا کمرہ میرا ہی ہو گا نہ، کیوں آبرو؟" اس نے حرم کو جواب دیتے، ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوتی آبرو سے سوال کیا، اس سے پہلے کے آبرو کوئی جواب دیتی حرم بولنے لگی،

"واہ بھئی واہ، کمرہ خالی ہونے سے پہلے ہی لوگ قبضہ کرنے کے لیے حاضر ہو گئے، واہ" حرم کے انداز اور بات پر آبرو مسکراتے ہوئے بیڈ پر جا بیٹھی جبکہ رتبہ آنکھیں گھماتے ہوئے بولنے لگی،

"ہاں تو اب میرا بھی کمرہ ہونا چاہیے، مجھے بھی پورا حق ہے کہ میرا الگ، اپنا کمرہ ہو" کمرے میں داخل ہوتی اصباح نے رتبہ کی دفاعی وضاحت سنتے سامنے پڑے ڈریسنگ ٹیبل کا رخ کیا۔

"مجھے اپنا کمرہ دو گی نہ آبرو؟" اس نے ایک بار کمرے کی مالک سے بھی تصدیق چاہی، آبرو کے جواب کی منتظر حرم اور رتبہ دونوں تھیں۔ اس کی منتظر نظروں پر آبرو نے اثبات پر سر ہلایا،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لواب ہو گئی تسلی" فتح سے بھرپور مسکراہٹ لیے رتبہ حرم کی جانب دیکھتی بولی جو اسے گھورتے ہوئے واپس اپنے موبائل میں مصروف ہو چکی تھی۔ایک دم کچھ یاد آنے پر رتبہ نے پاس پڑا شاپنگ بیگ اٹھایا اور اسے کھولنے لگی،

"ایک منٹ ادھر آنا اصباح" اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر کچھ تلاش کرتی اصباح کو مخاطب کیا جو اسکی آواز پر قدم اٹھاتی آبرو کے پاس آبیٹھی۔رتبہ نے اس تھیلے میں سے سرخ رنگ کے دو دوپٹے نکالے، جن پر سنہرے رنگ کا خوبصورت کام ہوا تھا جبکہ سامنے جلی حروف میں "قبول ہے" لکھا تھا۔

"میری طرف سے ایک چھوٹا سا تحفہ۔۔۔۔۔یہ تم دونوں اپنے نکاح والے دن اوڑھنا، بہت اچھے لگیں گے" وہ دوپٹہ ان دونوں کے سر پر اوڑھاتی بولی، حرم بھی اپنا موبائل میز پر رکھتے اس جانب آئی، عین اسی وقت صالحہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں،

"اچھے لگ رہے ہیں نہ امی؟" رتبہ نے انہیں مخاطب کرتے پوچھا،

www.novelsclubb.com

"بہت، ماشاءاللہ!" صالحہ بیگم نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے بولیں،

"اس کی کیا ضرورت تھی رتبہ!" آبرو نے رتبہ کی جانب دیکھتے کہا جو واقعی وقت کے ساتھ ساتھ بہت بدل گئی تھی۔

"کیوں ضرورت نہیں تھی، آخر میرا بھی تو کچھ فرض بنتا ہے نہ" وہ مسکرا کر دوپٹے تہہ کرتی بولی کہ سماعت سے حرم کی آواز ٹکرائی،

"ظاہر ہے اب کمرہ بھی تو لینا ہے" اس بار رتبہ نے پاس پڑا پرس زور سے اسکی جانب پھینکا، جسے بروقت پکڑتے حرم نے اپنے آپ کو بچایا۔ دروازے میں کھڑی صالحہ بیگم نے دل سے اپنی بیٹیوں کی دائمی خوشیوں کی دعا کی۔

www.novelsclubb.com

رات کا ایک بج چکا تھا مگر رابعہ بیگم کی باتیں ختم ہی نہیں ہو رہی تھیں۔ آخر اتنے سالوں بعد وہ اپنے بھائی سے ملی تھیں۔ وہ اس وقت فیضان کے ساتھ اپنے کمرے میں موجود تھیں۔ لائبہ کو مہمل اپنے ساتھ لے جا چکی تھی جبکہ آفاق بھی کچھ دیر

ان کے ساتھ بیٹھ کر بعد میں چلا گیا تھا۔فاطمہ (فیضان کی بیوی) بھی کچھ دیر پہلے ہی اپنے کمرے میں گئی تھیں۔اب کمرے میں صرف وہ دونوں بہن بھائی موجود تھے۔

"ابو نے اپنے آخری وقت میں تمہیں بہت یاد کیا تھا فیضان" وہ نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ ماضی کی بند کتاب کو کھول چکی تھیں۔ جس کے جواب میں فیضان خاموش رہا۔

"وہ تم سے ملنا چاہتے تھے،اولاد کی دوری ماں باپ کو کھا جاتی ہے اور پھر وہی ہوا"انہوں نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔

"وہ ہمیشہ کے لیے ہمیں چھوڑ کر چلے گئے، تمہاری دوری انہیں کھا گئی"ان کے لہجے میں درد تھا جبکہ سامنے بیٹھا فیضان ساکت نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"تم آئے تو صرف ان کے جنازے کو کندھا دینے!"اس بار لہجے میں خفگی تھی۔دوسری جانب اب بھی خاموشی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہم تمہیں ایک بار بھی یاد نہیں آئے ؟" اس سوال میں پوشیدہ درد، تکلیف رابعہ بیگم کے لہجے سے عیاں تھا۔ایک آنسو انکی رخسار پر آ گرا جبکہ دوسری جانب چھائی خاموشی انکی تکلیف میں اضافہ کر رہی تھی۔

"تم حیات کی موت پر بھی صرف دو دن کے لیے آئے تھے، اس وقت اس کے گھر والوں پر کیا قیامت ٹوٹی تھی تمہیں اس بات سے کوئی سروکار نہ تھا" دل میں دفن برسوں پرانے شکوے آج زبان پر آنے لگے تھے۔اس بات پر دوسری جانب چھائی خاموشی بالآخر ٹوٹ گئی۔

"بھول جائیں آپا، سب بھول جائیں، میں بھی بھولنا چاہتا ہوں"

"تمہارے لیے واقعی سب بھولنا بہت آسان ہے فیضان !" لہجے میں تلخی کا عنصر واضح تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسی بات نہیں ہے آپا، مانا کہ میں نے بہت غلط کیا مگر مجھے ان سب کے لیے مجبور بھی تو آپ سب نے ہی کیا تھا نہ "آج ہر وہ شکوہ زبان پر تھا، جسے ماضی کی کتاب اپنے اندر دفن کر چکی تھی۔

" بالکل صحیح کہہ رہے ہو تم، قصور واقعی ہمارا تھا! چلو چھوڑو ان سب باتوں کو جاؤ آرام کرو ویسے بھی تمہارا کافی وقت لے لیا ہے میں نے" لہجے میں غصہ تھا۔ بات بگڑتی دیکھ کر فیضان نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ رابعہ بیگم کے ہاتھ پر رکھا۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا آپا، آپ۔۔۔۔"

"میں تمہاری ہر بات کا مطلب خوب سمجھتی ہوں" وہ اسکا اپنے ہاتھ سے ہٹاتے بولیں،

www.novelsclubb.com

"اچھا نہ آپا، آئی ایم سوری، آپ ناراض تو مت ہوں" وہ اپنا ہاتھ انکے چہرے پر رکھتا بولا،

"ماضی کا ذکر صرف آپ کے لیے ہی نہیں، میرے لیے بھی بہت تکلیف دہ ہے، اب میں آگیا ہوں، کوشش کروں گا کہ اپنی تمام غلطیوں کا ازالہ کر سکوں" اسکے لہجے میں موجود پچھتاوا وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھیں۔

"اچھا ٹھیک ہے، اب جاؤ، آرام کرو، کافی رات ہو گئی ہے" وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں، جس پر فیضان بھی مسکراتے ہوئے اپنی جگہ چھوڑتے اٹھ کھڑا ہوا۔

رابعہ بیگم کے کمرے سے نکلتے وہ اپنے کمرے کی جانب گئے، جس میں نیم اندھیرا تھا یقیناً فاطمہ سو چکی تھیں۔ تھکاوٹ تو نہیں بھی بہت تھی مگر یہ اس جگہ کا اثر تھا کہ نیند انکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ سیڑھیاں اترتے نیچے لاؤنج میں آئے اور قدم لان کی جانب بڑھائے کہ گیراج میں گاڑی سے کچھ فاصلے پر ایک کرسی پڑی

www.novelsclubb.com

دکھائی دی۔کچھ دیر بعد وہ اس کرسی پر بیٹھے ماضی کے تلخ دریچوں میں کھونے کے لیے خور کو تیار کر رہے تھے جنکا اثراب تک ان کی زندگی سے زائل نہیں ہو پایا تھا!

آج سے 27 سال قبل اس روز جب فیضان سبرینہ کو چھوڑ کر واپس آیا تو اسے معلوم نہ تھا کہ اس بار اسے بلانے کا مقصد کیا تھا اور وہ اس بات سے بھی بے خبر تھا کہ اسکی امی اپنے بھائی کو فیضان اور فاطمہ کے رشتے کے لیے زبان دے چکی تھیں۔فیضان سے اس رشتے کے متعلق بات کرنے پر اس کا انکار سب کو تشویش میں مبتلا کر گیا۔ان دو دنوں میں اس پر خوب دباؤ ڈالا گیا اور اسے سوچنے کا وقت دیتے واپس بھیج دیا گیا۔کراچی واپس پہنچ کر اسے بار بار خود پر افسوس ہوتا کہ کاش وہ سبرینہ کو شادی کے بعد فوراً ہی اپنے گھر لے جاتا مگر اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کے گھر والے تب بھی اس رشتے کو قبول نہ کرتے!

اس سے پہلے کہ وہ سبرینہ کو اعتماد میں لیتے اس سے کچھ بات کرتا،ایک رات اسے جلال صدیقی کی کال آئی،اس کی امی کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ

www.novelsclubb.com

سے وہ فوراً لاہور چلا گیا یہ جانے بغیر کہ یہ واپسی ہمیشہ کے لیے تھی۔ واپس جانا اسکی سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی، اسکی امی کی طبیعت کی خراب تھی مگر اتنی نہیں کہ اسے یوں سب چھوڑ کر آنا پڑتا، بات کو بہت بڑھا چڑھا کر اس تک پہنچایا گیا تھا اور بات بڑھانے والے جلال تایا تھے۔ یہاں آکر فیضان کو اتنی جلدی میں بلائے جانے کا مقصد سمجھ آیا، فاطمہ سے رشتے کی حامی بھرنے کے لیے سب نے اس پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ وہ بس کسی بھی طرح اس سے شادی کے لیے راضی ہو جائے مگر فیضان اپنے انکار پر ڈٹا تھا اور بالآخر تنگ آکر اس نے سب کو اپنے اور سبرینہ کے بارے سچ بتادیا اور اسکی یہ غلطی پچھلی غلطی سے بھی زیادہ سنگین ثابت ہوئی۔ اسکی امی اس سے قطع کلام کر چکی تھیں کیونکہ فیضان نے انکا مان توڑا تھا۔ اس رات ایک دم اسکی امی کی طبیعت بہت زیادہ بگڑ گئی، وہ دل کی مریض تھیں معمولی سی لاپرواہی انکے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتی تھی اور سب گھر والوں کی نظروں میں اس کا ذمہدار صرف اور صرف فیضان تھا۔ گھر آتے ہی اسکی امی نے ایک فیصلہ سنایا کہ

www.novelsclubb.com

اگر فیضان نے فوراً سبرینہ کو طلاق دے کر فاطمہ سے شادی نہ کی تو آج کے بعد کبھی اس سے بات تو دور اسے دیکھیں گی بھی نہیں۔اس صورت میں فیضان کے پاس انکار کی کوئی گنجائش نہ تھی۔اس نے بہت بار اپنے والدین سے بات کرنے کی کوشش کی مگر اس کی امی تو اس کا چہرہ تک دیکھنے سے بھی انکاری تھیں اور پھر مجبوراً فیضان صدیقی کو سبرینہ احمد سے کیا اپنا ہر عہد توڑنا پڑا، طلاق کے کاغذات پر دستخط کرنا اس کے اپنی زندگی کا سب سے مشکل ترین کام تھا۔سبرینہ کو طلاق دینے کے بعد اگلے روز ہی اسکا نکاح فاطمہ کے ساتھ کر دیا گیا۔اس دن نکاح کے کاغذات پر دستخط کرتے اسے اپنے گھر والوں سے شدید نفرت ہو گئی تھی۔کسی نے اسکا ساتھ نہیں دیا تھا سوائے حیات صدیقی کے جو ممکن طور پر سب کو قائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر فیضان کی طرح وہ بھی ناکام ٹھہرا اور آخر بڑوں کی انا کی تسکین کی خاطر، ایک ان چاہا رشتہ بناتے، ایک عہد و پیماں پر بنایا گیا رشتہ توڑ دیا گیا۔نکاح کے بعد وہ دو دن تک گھر واپس نہیں آیا، اسے بہت افسوس تھا، اپنی بزدلی پر کہ وہ

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لاکھ چاہنے کے باوجود بھی کچھ نہ کر سکا۔اسے بار بار سبرینہ کا خیال آتا کہ اس پر کیا بیتی ہو گی جب طلاق کے کاغذات اس تک پہنچے ہوں گے ! تین زندگیاں برباد ہوئی تھیں، جن میں دو قصوروار جبکہ ایک انسان بے قصور تھا، وہ فاطمہ تھی جو آج تک اپنے ناکردہ گناہ کی سزا کاٹ رہی تھی۔

نکاح کے ایک ہفتے بعد وہ خود پر قابو پاتے صارم کے پاس گیا جہاں اس پر ایک اور پہاڑ ٹوٹا کہ وہ سبرینہ کو اس کے نکاح کے بارے میں سب بتا چکا ہے۔وہ دن فیضان کی زندگی کا سب سے تلخ دن تھا۔ایک من چاہا رشتہ توڑتے وہ ایک ان چاہا رشتہ بنا چکا تھا۔وقت یونہی سست رفتار سے گزر رہا تھا، وہ گھر میں رہتے ہوئے بھی کسی کو مخاطب نہ کرتا، اپنی خوشیوں کا قاتل وہ انہی سب کو مانتا تھا۔یونہی ایک دن اس نے فاطمہ اور رابعہ بیگم کے درمیان ہوتی گفتگو سنی۔فاطمہ روتے ہوئے ان سے مخاطب تھی کہ وہ خود ایک ان چاہا وجود بن کر زبردستی کسی رشتے میں بندھنا نہیں چاہتی تھی مگر اسکا یتیم ہونا اسکی مجبوری بن گیا تھا۔اس روز پہلی بار فاطمہ کے لیے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسکا دل نرم پڑا، وہ بے قصور تھی، قصور تھا تو بڑوں کی انا کا جس کی تسکین کی خاطر چھوٹے ہر بار پستے ہیں بغیر ان کی رائے جانے فیصلے ان پر مسلط کیے جاتے ہیں! تقریباچھ ماہ وہ یونہی دربدر کی خاک چھانتا رہا، نوکری وہ کراچی سے واپسی پر فاطمہ سے نکاح ہوتے ہی چھوڑ چکا تھا مگر اب اس گھر میں اسے گھٹن محسوس ہونے لگی تھی، اپنے ہی گھر والوں کو دیکھتے اسے اپنے ساتھ ہوئی ہر زیادتی یاد آتی، جس کی وجہ سے وہ تقریباً مزید ایک ماہ دربدر ہوتے ایک روز فاطمہ کے ساتھ یہ ملک چھوڑ کر چلا گیا۔ ارادہ ہمیشہ کے لیے ایک ملک چھوڑ دینے کا تھا مگر دو ماہ بعد ہی اسے پاکستان واپس آنا پڑا، جس کی وجہ اس کی امی کی وفات تھی مگر وہ زیادہ دیر پاکستان نہیں رکا بلکہ تدفین کے تین روز بعد ہی وہ واپس چلا گیا۔ وقت اپنی رفتار سے گزرتا گیا، نفرت کے باوجود بھی اسے اکثر اپنے یاد آتے مگر وہاں انکے ساتھ رہنا بھی اسکے لیے بہت مشکل تھا اور یوں ان 27 سالوں میں وہ مزید دو بار پاکستان واپس آیا، اپنے باپ اور بھائی کے جنازوں کو کندھا دینے! شاید قسمت کو یہ منظور تھا۔ اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

طویل عرصے میں وہ فاطمہ کے تمام حقوق پورے کرتا آیا تھا مگر آج بھی وہ اس کی محبت کے حق سے محروم تھی کیونکہ یہ حق اس نے اپنی زندگی میں صرف ایک ہی عورت کو دیا تھا مگر اب اس کی محبت کا حقدار ایک اور وجود بننے لگا تھا، اس کی اکلوتی بیٹی لائبہ !

شادی کے شروع کے 10 سالوں میں خدا نے انہیں اولاد جیسی نعمت سے محروم رکھا تھا مگر پھر دو مردہ بچوں کی پیدائش کے بعد اللہ نے انہیں شادی کے 12 سال بعد اولاد سے نوازا تھا۔ لائبہ کی پیدائش کے دو ماہ بعد ہی ان پر ایک دردناک انکشاف ہوا تھا کہ اس کے دل میں سوراخ ہے، جو بڑھتی عمر کے ساتھ بڑھنے کا خطرہ ہے، اسی وجہ سے وہ بچپن سے لے کر اب تک اکثر بیمار رہتی مگر وہ پیدائش سے لے کر اب تک اسکا علاج کروا رہے تھے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسکی صحت میں بہتری آ رہی تھی۔ لائبہ میں ان دونوں کی جان بستی تھی، وہ انکی

www.novelsclubb.com

زندگی کا کل اثاثہ،انکی واحد اولاد تھی۔وہ اکثر سوچتا تھا کہ سبرینہ اس وقت کہاں ہو گی؟

کیا وہ اپنے والدین کے پاس واپس چلی گئی ہو گی؟

کیا وہ اپنی زندگی میں خوش ہو گی؟

وہ انہی سوچوں میں گم تھے کہ آہٹ کی آواز پر انہوں نے سر اٹھاتے لاؤنج کے داخلی دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے یونیفارم میں ملبوس آفاق اسی جانب آرہا تھا۔انہیں یوں بیٹھا دیکھ کر وہ اس جانب آیا،

"ماموں آپ یہاں؟طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟"

"ہاں بیٹا ٹھیک ہوں،وہ بس نیند نہیں آرہی تھی اس لیے یہاں آگیا۔۔۔تم اس وقت؟"اسکے سوال کا جواب دیتے انہوں نے اسکی تیاری کو دیکھتے سوال کیا،

"ڈیوٹی ٹائمنگز۔۔۔۔"اسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"خیر سے جاؤ" فیضان اپنی جگہ چھوڑتے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ آفاق کے قدم اب گاڑی کی جانب بڑھ رہے تھے۔ فیضان نے ایک نظر آسمان کی جانب دیکھا، جس پر چھاتی ہلکی ہلکی روشنی گواہ تھی کہ اس نے ایک اور رات اپنے ماضی کی یادوں کے نام کر دی تھی۔

وہ سیڑھیاں چڑھتا سبرینہ کے کمرے کی جانب قدم بڑھا رہا تھا کہ سماعت سے نور کی آواز ٹکرائی،

"امو جان میں بھائی کی شادی کے لیے بہت ساری شاپنگ کرنے والی ہوں، بہت ساری!" کمرے میں داخل ہوتے زاویار نے ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی، جو خوشی سے چمک رہا تھا جبکہ زاویار پر نظر پڑتے نور دوبارہ بولنے لگی،

"آخر میرے بھائی کی شادی ہے اور میں ٹھہری اکلوتی بہن!" مزے سے کہتے اس نے بیڈ پر سبرینہ کے پاس رکھا اپنا پرس اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"ہر فنکشن کے لیے اپنی پسند کا جوڑا، جوتے، جیولری سب لوں گی" اسکی اس بات پر پاس بیٹھے زاویار کی زبان پر کھجلی ہوئی،

"تھوڑی سی ایکسائٹمنٹ اگلی شادی کے لیے بھی بچالو" وہ سبرینہ کے ساتھ بیڈ پر بیٹھا تھا۔ زاویار کی اس بات پر نور نے اسے گھورا جبکہ سبرینہ بات کا مفہوم سمجھتے ہنسنے لگیں،

"کس کی شادی؟" جان بوجھ کر انجان بنتے نور نے سوال کیا،

"لگتا ہے بڑے بھائی کی خوشی میں بھول گئی ہو کہ تمہارا ایک بھائی بھی ہے" مقابل بھی زاویار تھا۔

" مگر تمہاری تو ابھی چھ سال تک شادی نہیں ہونے والی!"

"کیوں بھئی؟" سوال فوری تھا۔ "شادی کے لیے لڑکے کا سیٹل ہونا ضروری ہے اور وہ الحمدللہ میں ہوں" فخریہ انداز میں زاویار نے دلیل پیش کی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی نہیں شادی کے لیے سیٹل ہونے سے زیادہ ضروری سمجھدار اور میچور ہونا ہے جو تم بالکل نہیں ہو!" نور کے پاس بھی جوابی دلائل موجود تھے جبکہ اسکی اس بات پر زاویار نے امو جان کی جانب دیکھا جواب ان کی نوک جھوک کا مزہ لیتے زاویار کی جانب سے دلیل کی منتظر تھیں

"اللہ توبہ کتنا تضاد ہے! ایک بھائی کی شادی کے لیے اتنی خوشی اور ایک بھائی کی شادی کا سن کر ہی اتنی رکاوٹیں!" وہ ڈرامائی انداز میں بولا،

"اچھا اچھا بس، اب یہ ڈرامے بند کرو اور تیار ہو جاؤ، مجھے شاپنگ کے لیے تم لے کر جاؤ گے" گھڑی پر نظر پڑتے نور نے فوراً بات بدلی،

"بالکل نہیں، شاپنگ کے لیے بھی اپنے اسی بھائی کو بلاؤ نہ جس کی شادی کی تمہیں اتنی خوشی ہے، جب میری شادی ہو گی تب لے جاؤں گا تمہیں شاپنگ پر!" وہ بیڈ سے اترتے بولا،

www.novelsclubb.com

"آپ دیکھ لیں اسے اموجان، شادی کے لیے کوئی اتنا اتاولا نہیں ہوتا جتنا یہ ہے" وہ غصے سے بولی جبکہ زاویار اسے گھورتے کمرے سے جا چکا تھا۔

دوپہر کے بارہ بجے کا وقت تھا۔ سورج اپنے جوبن پر تھا۔ وہ رات سے اب تک اپنے بستر پر موجود تھا۔ دوائی نہ لینے کے وجہ سے بخار اب شدت پکڑنے لگا تھا۔ اس میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ وہ کسی کو آواز دے پاتا۔ وہ یونہی بے حال بستر پر پڑا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا، اس نے اپنی آنکھیں کھولتے سامنے دیکھنا چاہا، دھندلا یا ہوا منظر واضح ہوا، آنے والی فائقہ لاشاری تھیں۔ جو ملازم کے بتانے پر شاہزین کو دیکھنے آئی تھیں۔ کمرے کی لائٹ آن کرتے، وہ قدم اٹھاتے اسکے قریب آئیں۔ وہ گردن تک لحاف اوڑھے نیم وا آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔ فائقہ لاشاری کی نظر اسکے چہرے کے پھیکے پڑتے رنگ پر پڑی، وہ تیزی سے اس کے قریب آئیں کہ شاہزین نے آنکھیں بند کرتے گہرا سانس لیا اور دوبارہ آنکھیں کھولتے انکو

www.novelsclubb.com

دیکھا۔اسکی آنکھوں سے جھلکتی تکلیف دیکھتے وہ اسکی جانب لپکیں،ایک دم ممتا کا احساس جاگا،آخر پیدائش سے لے کر اب تک وہ ہی تو اسکی ماں تھیں مگر گزرے چند سالوں سے یہ ممتا لالچ کی بھینٹ چڑھ چکی تھی۔وہ بھول گئی تھیں کہ اسی بچے کی خاطر انہوں نے اتنا بڑا خطرہ مول لیا تھا۔

"شاہزین۔۔۔شاہزین کیا ہوا؟"وہ متفکر تھیں،یہ انکے لہجے سے واضح تھا جبکہ شاہزین آدھ کھلی آنکھوں سے بس انہیں دیکھتا جا رہا تھا۔

"تم ٹھیک ہو؟"وہ ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھتے بولیں،ممتا کا وہ احساس جو شاید پہلے کہیں کھو گیا آج ایک بار پھر بیدار ہونے لگا تھا،شاہزین کی آنکھیں نجانے کیوں نم ہونے لگیں،وجہ جسمانی تکلیف تھی یا روحانی راحت وہ اندازہ نہ کر سکا۔

"تمہیں تو تیز بخار ہے بیٹا"وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے بولیں۔لفظ بیٹا کانوں سے ٹکراتے ہی شاہزین کی آنکھوں کے سامنے وہ اجنبی چہرہ آیا۔

"ڈاکٹر کو کال کرو شکور، فورا" وہ پاس کھڑے ملازم کو مخاطب کرتے بولیں، جو انکے حکم کی تکمیل کے لیے فوراً وہاں سے چلا گیا جبکہ فائقہ لاشاری شاہزین کے پاس بیٹھ گئیں۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر ان کے پاس موجود تھا۔ وہ شاہزین کا معائنہ کرتے اسے ڈرپ لگا چکا تھا۔

"بخار کی شدت کے باعث انکی ایسی حالت ہے، میں نے ڈرپ لگا دی ہے، کچھ دیر تک یہ بہتر ہو جائیں گے" ڈاکٹر فائقہ لاشاری کے قریب آتا بولا،

"میں نے کچھ میڈیسنز اور ٹیسٹ لکھ دیے ہیں" اس نے ایک کاغذ فائقہ لاشاری کی طرف بڑھایا،

www.novelsclubb.com

"طبیعت میں بہتری نہ آئے تو آپ انہیں ہسپتال لے آئیے گا" وہ پیشہ ورانہ انداز میں بولا،

"تھینک یو ڈاکٹر" ڈاکٹر کے جاتے فائقہ بیگم شاہزین کے قریب آئیں،

"تمہارے لیے کیا منگواؤں شاہزین؟ بتاؤ پھر تمہیں میڈیسنز بھی لینی ہے" وہ اب اس کے پاس بیٹھی تھیں۔

"مجھے کچھ نہیں کھانا" اسنے مدھم آواز میں بولتے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔اس سے پہلے کہ فائقہ بیگم کچھ کہتیں ملازم نے کمرے میں داخل ہوتے انہیں مخاطب کیا،

"بیگم صاحبہ شہریار صاحب آگئے ہیں اور وہ آپ کا پوچھ رہے تھے" شاہزین نے ایکدم اپنی بند آنکھیں کھولیں،

"تم شاہزین کے لیے سوپ بنا کر لاؤ شکور، میں ابھی آتی ہوں" وہ اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئیں اور ایک نظر شاہزین کی جانب دیکھا، وہ بھی انہیں کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"تمہیں تو پتا ہے شہریار کو انتظار کرنا پسند نہیں، میں بس ابھی آتی ہوں" وہ مسکرا کر کہتی وہاں سے چلی گئیں۔فائقہ بیگم کا یہ عمل شاہزین کی تکلیف میں اضافہ

www.novelsclubb.com

کر گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ انہیں عزیز تھا مگر شہریار سے زیادہ نہیں! مگر ایک بات جو وہ نہیں جانتا تھا کہ اپنا خون ہمیشہ اپنا ہی رہتا ہے!

آبرو آج اصباح اور رتبہ کے ساتھ شاپنگ کے لیے آئی تھی۔ مختلف چیزیں خریدتے انہیں کافی دیر ہو گئی تھی کہ رتبہ کو ایک دم کچھ یاد آیا،

"مجھے آج رات کے لیے بھی ایک سوٹ لینا تھا" اسکی بات پر آبرو نے فوراً موبائل کی سکرین آن کرتے وقت دیکھا، شام کے پانچ بج چکے تھے۔

"تمہارے پاس ہے تو ایک بالکل نیا، وہ جو تم نے ابھی پچھلے ماہ خریدا تھا" اصباح کی بات پر وہ اس جانب دیکھتے بولنے لگی،

"تین بار پہن چکی ہوں میں وہ اور تم تو کچھ مت کہو، دیکھا تھا آج میں نے تمہیں اپنا خاص ڈریس تیار کرتے ہوئے" وہ اسے چڑاتے ہوئے بولی، جس پر اصباح نے اسے

گھورنا اپنا فرض سمجھا جبکہ رتبہ اب آبرو کو قائل کر رہی تھی۔ کچھ دیر بعد اب انکا ارادہ واپسی کا تھا کہ ایک جیولری شاپ پر رتبہ کو کچھ پسند آگیا۔

"اتنا سا بریسلٹ اور ایک ہزار کا، بھائی کچھ تو خیال کریں" وہ ایک نفیس اور نازک سا بریسلٹ ہاتھ میں تھامے دکاندار سے بحث کرنے میں مصروف تھی جبکہ آبرو اور اصباح اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے اسکی واپسی کی منتظر تھیں۔

"باجی یہ نیا مال ہے، آپ کو مارکیٹ میں اور کہیں نہیں ملے گا" دکاندار نے وضاحت دیتے کہا۔ کچھ فاصلے پر کھڑی آبرو کی نظر سامنے سے آتی نور پر پڑی جو انہیں دیکھتے اسی جانب آرہی تھی جبکہ اسکے ساتھ چلتا زاویار دونوں ہاتھ میں شاپر اٹھائے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ وہ ان کے قریب آتے ان سے ملنے لگی جبکہ ساتھ کھڑے زاویار نے ان دونوں کے ساتھ کسی اور کو تلاشنا چاہا مگر وہ وہاں نہیں تھی۔ اسے ایک دم مایوسی نے آن گھیرا کہ اچانک سماعت سے اس کی آواز ٹکرائی،

"میں ابھی بالکل ایسا ہی ایک بریسلٹ پچھلی دکان پر دیکھ کر آئی ہوں، نیا مال تو بالکل نہیں ہے یہ" وہ اسکی جانب متوجہ ہوا، جو نیلے رنگ کی فراک کے ساتھ سفید ٹروزر پہنے، اپنا دوپٹہ درست کرتے بحث کر رہی تھی۔

"تو ٹھیک ہے باجی آپ پھر وہیں سے خرید لیں" دکاندار غصے سے بولتا دوسرے گاہک کی جانب متوجہ ہو گیا اور مجبوراً تبہ کو وہ بریسلٹ وہیں چھوڑ کر آنا پڑا جبکہ اسکے ہاتھ میں موجود بریسلٹ زاویار کی نظریں نوٹ کر چکی تھیں۔ وہ چہرے پر آئی مایوسی چھپاتے چلتی ہوئی ان کے قریب آئی، کچھ دیر کی ملاقات کے بعد وہ تینوں وہاں سے چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

"تم یہ لے کر چلو نور میں بس دو منٹ میں آ رہا ہوں" اس نے ایک ہاتھ میں پکڑے شاپر نور کو تھمائے، جو اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی جبکہ زاویار کا رخ اب اس جیولری شاپ کی جانب تھا۔

وہ سب گاڑی سے اترتی اندر داخل ہوئیں، سب سے آگے حرم تھی جو آج اپنی نئ کزن سے ملنے کے لیے بہت پر جوش تھی۔انہیں آتا دیکھ کر لاؤنج میں موجود مہمل اور آفاق باہر کی جانب گئے، آفاق بھی کچھ دیر پہلے ہی پہنچا تھا، آج اسے واپسی پر کافی دیر ہو گئ تھی ورنہ وہ انہیں گھر سے خود لانے والا تھا۔ باہر پہنچتے آفاق کی نظر سب سے پہلے سامنے سے آتی اصباح پر پڑی، جو سیاہ اور سرمئی رنگ کے امتزاج کا وہی جوڑا پہنے ساتھ چلتی رتبہ سے کچھ کہہ رہی تھی۔ چہرے پر کیا ہلکا ہلکا میک اپ، سر پر اوڑھا سیاہ دوپٹہ ، وہ آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی، بہت زیادہ۔ آج اسے دیکھتے آفاق کے چہرے پر سرشاری سے بھرپور ایک مسکراہٹ تھی۔اس نے آفاق کا تحفہ قبول کرتے اسکے دل میں اپنا مقام مزید بلند کر لیا تھا یعنی وہ خود بھی دل سے اس رشتے کے لیے راضی تھی۔ وہ یونہی کھڑا اس جانب دیکھ رہا تھا کہ اس کی سماعت سے مہمل کی آواز ٹکرائی،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مانا کہ وہ آج بہت پیاری لگ رہی ہے، نظریں ہٹانا تھوڑا مشکل ہے مگر بھائی آپ راستے میں کھڑے ہیں اور سب آپ کو ہی دیکھ رہے ہیں" اس نے فوراً نظریں ہٹاتے آس پاس دیکھا، وہاں ان دونوں کی علاوہ اور کوئی بھی نہیں تھا پھر نظر ہنستی ہوئی مہمل پر پڑی جو اب اصباح کے پاس پہنچ چکی تھی۔ وہ سر جھٹکتا اندر چلا گیا۔

وہ سب بہنیں آج پہلی بار اپنے تایا سے مل رہی تھیں، اس سے پہلے جب وہ حیات صاحب کی وفات پر یہاں آئے تھے تو انکی ملاقات ان سب سے نہ ہو پائی تھی، صرف آبرو نے ہی انہیں دیکھا تھا جب وہ حیات صاحب کی میت کو لے جا رہے تھے۔۔ لائبہ سے ملتے حرم کی خوشی میں اضافہ ہو چکا تھا۔ وہ اس سے صرف ایک سال چھوٹی تھی۔ وہ لائبہ کو پہلی ہی ملاقات میں اپنی دوست بنا چکی تھی جبکہ لائبہ اس کے ساتھ ٹوٹی پھوٹی اردو بولنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ اب حرم کی ذمہ داری تھی کہ وہ بحیثیت پاکستانی اسے اپنی قومی زبان سکھا کر ہی واپس

www.novelsclubb.com

بھیجتی۔ فیضان کے ساتھ ساتھ فاطمہ بھی ان سب سے بہت خوشگوار طریقے سے ملی تھیں، وہ ایک خاموش طبیعت کی نفیس خاتون تھیں۔

کھانے کے بعد وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے کہ آفاق کال سننے کے لیے کچھ فاصلے پر آکھڑا ہوا کہ نظر کھڑکی سے نظر آتے منظر پر پڑی، جہاں اصباح مہمل کر ساتھ کھڑی تھی۔ وہ بات ختم کرتے فون کاٹ چکا تھا مگر نظریں اب بھی وہیں تھیں۔ آفاق کی نظریں آج اصباح پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔ آج وہ پھر وہیں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا، جہاں پہلی بار اسے دیکھتے اس کے دل کی دھڑکن بے ربط ہوئی تھی۔ وہ ہاتھ سینے پر باندھے اسے دیکھنے میں مصروف تھا کہ اصباح نے آگے بڑھتے مہمل کو ایک پھول دکھانے کی کوشش کی جس سے اسکا دوپٹہ سر سے بھی پھسلتا کندھے تک آگیا، جوڑے میں بندھے بال دکھائی دینے لگے، وہ جھکتے ہوئے اپنا

www.novelsclubb.com

دوپٹہ سنبھالنے لگی۔وہ مسکراتے ہوئے باہر لان کی جانب بڑھ گیا۔وہ ابھی ان سے کچھ فاصلے پر ہی پہنچا تھا کہ سماعت سے اصباح کی آواز ٹکرائی،

"یہ دوپودے مجھے بالکل نہیں پسند!"اصباح نے اشارہ کرتے مہمل کو مخاطب کیا جبکہ پیچھے کھڑے آفاق نے اسکی نظروں کے تعاقب میں ان پودوں کی جانب دیکھا جبکہ اس دوران مہمل کی نظر پیچھے کھڑے آفاق پر پڑی،دونوں کی نظریں ملتے آفاق نے انگلی ہونٹوں پر رکھتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"یہ بہت خوبصورت ہیں مگر آس پاس کے باقی تمام پودوں کو خراب کردیتے ہیں،انکی وجہ سے باقی تمام پودوں کی نشوونما متاثر ہوتی ہے"وہ بول رہی تھی اور وہ دونوں سن رہے تھے۔

"اور یہ والا پودا اور اسکے یہ پھول میرے پسندیدہ ہیں"اشارہ چھوٹے چھوٹے رنگ برنگے پھولوں کی جانب تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا بس چلے تو میں ہر جگہ بس یہی پودا لگوادوں" وہ مزے سے بولتی کچھ قدم آگے بڑھی کہ مہمل نے مسکراتے ہوئے آفاق کو اشارہ کیا اور قدم اٹھاتی پیچھے چلی گئی۔اسکے جانے پر آفاق نے کھانستے ہوئے اسے اپنی جانب متوجہ کیا، وہ تیزی سے پلٹی سامنے ایک بار پھر مہمل کی جگہ آفاق کھڑا تھا۔کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے،

"ایک بار اس گھر میں آجاؤ، پھر اس باغ میں سب پودے تمہاری پسند کے لگوادوں گا" اس جملے پر اصباح نے فوراً نظریں اٹھاتے آفاق کی جانب دیکھا، سیاہ رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس آج وہ بے حد وجیہ لگ رہا تھا۔اصباح نے فوراً نظریں پھیرتے دوسری جانب دیکھا جبکہ آفاق کی نظر اب اسکے گلابی ہوتے رخسار پر تھی۔وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور کچھ فاصلے پر لگا گلاب کا ایک پھول توڑتے اصباح کی جانب بڑھایا۔اصباح نے ایک نظر پھول اور پھر پھول کو تھامے آفاق کی جانب دیکھا،

"یہ ڈریس خریدنے کا میرا فیصلہ کافی اچھا ثابت ہوا ہے" وہ مسکراتے ہوئے بولا، اسکی بات کا مفہوم سمجھتے اصباح نظریں جھکا گئی۔ منظر بہت خوبصورت تھا، وہ دونوں سیاہ لباس میں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے اور انکے درمیان گلاب کا ایک خوبصورت پھول تھا جسے ہاتھ آگے بڑھاتے اصباح نے تھام لیا۔

"واہ بھئی واہ" مہمل کی آواز پر ان دونوں نے اس کی جانب دیکھا جو ستائشی نظروں سے اصباح کے ہاتھ میں موجود پھول کو دیکھ رہی تھی۔

"ملاقات کا وقت ختم ہوا، اب آجائیں آپ دونوں کو امی یاد کررہی ہیں" اصباح نے ایک نظر آفاق کی جانب دیکھتے قدم مہمل کی جانب بڑھا دیے اور دونوں اندر کی جانب چل پڑیں جبکہ پیچھے کھڑا آفاق اسے تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگئی۔

رابعہ بیگم کے کمرے میں اس وقت ان کے ساتھ صالحہ بیگم بیٹھی تھیں جبکہ سامنے صوفے پر فیضان اور فاطمہ موجود تھے۔ باقی سب اس وقت نیچے لاؤنج میں موجود تھے۔

"شادی کی تاریخ تو طے ہو چکی ہے، اب ہمیں شادی کی تیاریاں شروع کر دینی چاہیے" رابعہ بیگم نے ان سب کی جانب دیکھتے کہا،

"جی آپا، آپ صحیح کہہ رہی ہیں، شادی میں دن واقعی بہت کم رہ گئے ہیں" فیضان کی بات پر صالحہ بیگم بولنے لگیں،

"آپ سے ایک کام تھا بھائی صاحب!" فیضان انکی جانب متوجہ ہوا،

"آپ ایک بار تاشفین، میرا مطلب آبرو کے ہونے والے شوہر سے مل لیں" صالحہ بیگم کی بات پر فیضان بولا،

"ہاں کیوں نہیں، آپ بے فکر رہیں، میں کل ہی اس مل لوں گا، کیا کرتا ہے لڑکا؟" انکے سوال پر رابعہ بیگم بولنے لگیں،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دل کا بڑا سرجن ہے" انکے لہجے میں ستائش تھی۔

"بہت سلجھا ہوا اور اچھا بچہ ہے ماشاءاللہ"

"ماشاءاللہ، اللہ نصیب اچھے کرے" فیضان نے مسکراتے ہوئے دعا دی۔

"میں آج جلال بھائی کے گھر گیا تھا، ان کی حالت دن بہ دن بگڑتی جا رہی ہے، بھابھی بتا رہی تھیں کہ وشمہ بھی پچھلے دو ہفتوں سے بہت بیمار رہی ہے، گھر کے ساتھ ساتھ وہ اس کا سکول بھی بدل چکے ہیں، میں نے بھابھی سے کہا تھا کہ میں جلال بھائی کا علاج کروانے میں انکی مدد کر دیتا ہوں مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا مگر میں پھر بھی کوشش کروں گا کسی طرح انکا علاج کروا سکوں" وہ خاموش ہو گئے جبکہ سامنے بیٹھی رابعہ بیگم بولنے لگیں،

"ہاں فیضان، ہمیں مل کر بھائی کا علاج کروانا ہو گا" انکی اس بات پر فیضان نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

سڑک پر دوڑتی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر آفاق کے ساتھ مہمل جبکہ پیچھے اصباح اور رابعہ بیگم بیٹھی تھیں۔وہ لوگ آج اصباح کو لے کر شاپنگ پر جارہے تھے۔آفاق وقفے وقفے سے بیک مرر میں پیچھے بیٹھی اصباح کا نظر آتا عکس دیکھ رہا تھا،جو آج گلابی رنگ کی پاؤں تک آتی فراک پہنے باہر دیکھنے میں مصروف تھی کہ ایک دم اسکی نظر بھی گلاس بیک مرر پر پڑی،دونوں کی نظریں ملتے ہی آفاق کے چہرے پر آتی مسکان مہمل کی نظروں سے چھپ نہ سکی،

"بھائی گاڑی آگے دیکھ کر چلائیں پلیز" وہ لہجے میں شرارت لیے بولی جس پر رابعہ بیگم نے آفاق کی جانب دیکھا جو مہمل کو گھورتے ہوئے اب سامنے دیکھ کر گاڑی چلارہا تھا۔پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کرتے ہی وہ تینوں گاڑی سے اتریں۔

"میں یہی انتظار کررہاہوں،آپ لوگ شاپنگ کرآئیں" آفاق نے رابعہ بیگم کو مخاطب کیا،

"نہیں بھائی آپ بھی ساتھ چلیں، آپ کی پسند کا بھی تو خیال رکھنا ہے نہ ہمیں!" مہمل اصرار کرنے لگی جس پر کچھ لمحے بعد وہ انکے ساتھ چل پڑا مگر کچھ دیر ہی گزری تھی کہ مہمل کو پچھتاوا ہونے لگا کہ آخر وہ آفاق کو ساتھ لانے پر اصرار کیوں کر رہی تھی! آفاق کو کچھ بھی پسند نہیں آرہا تھا، وہ ہر چیز میں کوئی نہ کوئی نقص نکالتے اسے رد کر دیتا۔

"آپ وہیں گاڑی میں اچھے تھے بھائی" مہمل کی آواز میں خفگی تھی۔

"میں نے تو کہا تھا مگر تم ہی مجھے ساتھ لائی ہو" اور اسی بات پر مہمل کے پچھتاوے میں اضافہ ہو جاتا۔ بالآخر اب وہ اصباح کے لیے لہنگا منتخب کرتے واپس جانے والے تھے۔ لہنگے کے انتخاب میں مہمل سب سے آگے تھی، ہر لہنگا جو اسے پسند آتا، وہ سب سے پہلے اصباح سے پوچھتی جسے تقریباً وہاں موجود سب لہنگے ہی بہت اچھے لگ رہے تھے۔ اسکے بعد رابعہ بیگم سے پوچھ کر جب آفاق کی باری آتی تو وہ کوئی نہ کوئی خامی تلاش کرتے انہیں کوئی دوسرا منتخب کرنے کہہ دیتا۔ اسی پسند ناپسند میں

کافی وقت گزر گیا اور بالآخر بہت سے لہنگوں کو رد کرنے کے بعد اسے ایک مہرون رنگ کا لہنگا پسند آیا، جس کے دامن اور آستین پر سنہرے رنگ کا بھاری کام تھا۔اس لہنگے کی خاص بات اس کے پورے آستین تھے جبکہ اس سے پہلے دیکھے گئے تمام لہنگے یا تو بغیر آستین کے تھے یا آدھے آستین والے جبکہ اصباح کو اسکا کھلا ہوا رنگ بہت پسند آیا تھا۔

"آپ کے ساتھ شاپنگ کرنا بہت مشکل ہے بھائی" واپسی پر گاڑی میں بیٹھتے مہمل نے آفاق کی جانب دیکھتے کہا،

"آپ کو جلدی کچھ پسند ہی نہیں آتا" وہ تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

"ہاں تو میری پسند کا ایک معیار ہے، مجھے کوئی بھی چیز اتنی آسانی سے پسند نہیں آتی" آفاق نے گاڑی چلاتے ہوئے مہمل کو جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"مگر جو چیز میں پسند کرتا ہوں وہ واقعی بہت خاص ہوتی ہے" آفاق نے مسکرا کر کہتے بیک مرر میں دیکھا جہاں بیٹھی اصباح کے چہرے پر اسکی بات کا مفہوم سمجھتے حیا سے بھرپور ایک مسکراہٹ در آئی تھی۔

دونوں ہاتھوں میں بڑے بڑے شاپنگ بیگز پکڑے نور اور زاویار لاؤنج میں داخل ہوئے۔زاویار نے سارے شاپنگ بیگز پھینکنے کے انداز میں ٹیبل پر رکھے اور گرنے کے انداز میں صوفے پر لیٹ گیا۔سامنے تاشفین کے ساتھ بیٹھی سبرینہ ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھیں۔

"اموجان جس انداز اور رفتار سے نور شاپنگ کر رہی ہے نہ عنقریب ہم کنگلے ہو جائیں گے" وہ تھکے ہوئے انداز میں انہیں مطلع کر رہا تھا۔

"انسان کا منہ اچھا نہ ہو تو، اسے بات ہی اچھی کر لینی چاہیے" نور دوبدو جواب دیتی صوفے پر بیٹھی اسکی اس بات پر سامنے بیٹھے تاشفین اور اموجان مسکرائے،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"منہ جیسا بھی ہے، بات بالکل سچ کی ہے میں نے" مقابل بھی زاویار تھا۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے ہاں، میں اپنے بھائی اور امو جان کے پیسے خرچ کر رہی ہوں تمہارے نہیں" وہ منہ چڑاتی ہوئی بولی،

"اچھا تو روز تمہارے ساتھ مارکیٹ میں خوار کون ہوتا ہے ہاں، اپنے اس بھائی کو لے کر جاؤنہ جس کی شادی کے لیے تم اتنی اتاولی ہو" زاویار میں اس لڑائی میں تاشفین کو گھسیٹنا ضروری سمجھا۔ اسکی بات پر نور ایک لمحے کے لیے خاموش ہوئی اور پھر اٹھ کر تاشفین کے پاس جا بیٹھی،

"بس بھائی آپ کل چھٹی لے کر میرے ساتھ چلیں، مجھے دوبارہ اس کے ساتھ نہیں جانا" وہ خفگی سے بولی،

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے روز تمہارے ساتھ خوار ہونے کا"

"آپ اسے دیکھ لیں امو جان"

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا لڑو تو مت، بتاؤ کیا ہوا ہے ؟" سوال نور سے تھا جبکہ جواب زاویار دینے لگا،

"امو جان ایک دن میں 50 ہزار کی شاپنگ کر کے آئی ہے اور اتنے گھنٹے میں ایک بار بھی مجھے بیٹھنے نہیں دیا، پورا مال گھوم کر اسے مشکل سے ایک چیز پسند آتی ہے اوپر سے یہ احسان فراموشی"

"فکر مت کرو آئندہ نہیں جاؤں گی تمہارے ساتھ بلکہ اب بھائی جایا کریں گے میرے ساتھ" اسکے اس انکشاف پر تاشفین نے مدد طلب نظروں سے سبرینہ کی جانب دیکھا، جنہیں عین اسی وقت ایک اہم بات یاد آئی،

"مجھے یاد آیا کہ آج صالحہ کی کال آئی تھی آبرو کے تایا تم سے ملنا چاہتے ہیں، شاید وہ کل تم سے ملنے ہسپتال آئیں" تاشفین نے غور سے انکی بات سنتے اثبات میں سر ہلایا،

"پر بھائی کل تو ہمیں شاپنگ پر جانا تھا نہ" نور لہجے میں خفگی لیے بولی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کل تو ممکن نہیں ہو پائے گا نور پر میرا وعدہ ہے اگلے دونوں دن میں چھٹی لوں گا اور پھر جہاں تم کہو گی ہم وہاں چلیں گے "اسکی بات پر نور فوراً تاشفین سے لپٹ گئی۔

"آپ بہت زیادہ اچھے ہیں بھائی، بہت زیادہ "زبان سے شکریہ ادا کرتے اسکی نظریں مسلسل سامنے بیٹھے زاویار کو چڑانے میں مصروف تھیں۔

وہ ڈاکٹر ابتہاج کے آفس میں بیٹھا تھا۔وہ کافی دیر سے ایک کیس کو ڈسکس کر رہے تھے کہ تاشفین کا اسسٹنٹ اندر آیا،

"سر آپ سے کوئی ملنے آیا ہے "تاشفین نے فائل سے نظریں ہٹاتے اسکی جانب دیکھا،

"میں نے انہیں آپ کے آفس میں بٹھا دیا ہے "

"کیا اپائنٹمنٹ تھی انکی؟"تاشفین کو جہاں تک یاد تھا آج کے دن کی تمام اپائنٹمنٹس وہ دیکھ چکا تھا۔

"نہیں سر اپوائنٹمنٹ تو نہیں تھی پر وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کے۔۔۔۔"اس کی بات ادھوری ہی تھی کہ تاشفین کو ایک دم رات میں سبرینہ سے ہوئی بات یاد آئی،

"ہاں ہاں ٹھیک ہے، تم چلو میں آرہا ہوں"وہ فوراً ابتہاج کو فائل تھماتے اٹھ کھڑا ہوا،

"میں بس تھوڑی دیر تک آتا ہوں"وہ قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔تاشفین کے آفس میں موجود فیضان اس وقت آس پاس کا جائزہ لینے میں مصروف تھا کہ ایک دم دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے دروازے کی جانب دیکھا، نظر اندر داخل ہوتے تاشفین پر پڑی جو گہرے نیلے رنگ کا سکرب (سرجن کا مخصوص لباس) پہنے اسی کی جانب آرہا تھا۔اسکے چہرے پر موجود مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک دیکھتے نجانے کیوں فیضان کے دل میں ایک خواہش بیدار ہوئی کہ اگر آج اس کا بیٹا ہوتا، تو کاش وہ

سامنے موجود تاشفین جیسا ہوتا جبکہ سامنے کھڑے تاشفین کو فیضان کا چہرہ دیکھتے شناسائی کی کوئی رمق محسوس نہ ہوئی۔ قسمت نے ان دونوں باپ بیٹے کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا تھا! اس کے قریب آنے پر فیضان اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں نے گرم جوشی سے ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے اپنی اپنی جگہ سنبھال لی۔

"بہت معذرت آپ کو اتنا انتظار کرنا پڑا، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ آئے ہیں ورنہ میں بالکل بھی انتظار نہیں کرواتا" وہ مہذب طریقے سے معذرت کر رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں بیٹا میں سمجھ سکتا ہوں، کام کے دوران وقت نکالنا کافی مشکل ہوتا ہے" وہ شفیق مسکراہٹ کے ساتھ تاشفین کی معذرت قبول کرتے بولا،

"کافی دن سے تم سے ملنا چاہ رہا تھا مگر شادی کا گھر ہے کام ہی ختم نہیں ہوتے" صالحہ بیگم نے انہیں ایک ہفتہ پہلے تاشفین سے ملاقات کے لیے کہا تھا مگر وقت نہ ملنے کی وجہ سے اتنی دیر ہو گئی تھی۔ کچھ دیر یوں ہی وہ چائے پیتے ہوئے آپس میں باتیں کرتے رہے، انھی باتوں باتوں میں سامنے بیٹھے فیضان کے دماغ میں ایک سوال آیا،

www.novelsclubb.com

"بیٹا تمہارے والد۔۔۔" اس نے سوال ادھورا چھوڑا۔ وہ انجان تھا تبھی یہ سوال کر بیٹھا تھا رابعہ بیگم تاشفین کی تمام تفصیلات دیتے ہوئے یہ اہم بات بتانا بھول گئی تھیں۔ اس سوال پر تاشفین کے چہرے کا رنگ ایک دم تبدیل ہوا مگر وہ خود کو نارمل کرتے بولنے لگا،

"میری پیدائش سے پہلے ہی ان کی وفات ہو گئی تھی" اس نے بمشکل بات مکمل کی۔ یہ جھوٹ بولتے وقت ہر بار تاشفین کے حلق میں گرہیں پڑنے لگتیں۔ یہ اسکی زندگی کا سب سے تکلیف دہ باب تھا۔ اسکے باپ کا ذکر ہر بار اس کے الفاظ سلب کر لیتا تھا۔ یہ قسمت کی ستم ظریفی تھی یا فیضان کی بدقسمتی کہ وہ سامنے بیٹھے اپنے باپ کو مردہ قرار دے رہا تھا۔ فیضان نے افسوس سے سر ہلاتے اسکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا جس پر تاشفین نے انکی جانب دیکھا، دونوں کی بھوری آنکھیں بالکل ایک جیسی تھیں۔

"اللہ انکی مغفرت فرمائے" انکے لہجے میں افسوس تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری امو جان ہی میرا سب کچھ ہیں انہوں نے ہی مجھے ماں اور باپ دونوں بن کر پالا ہے" اس کے لہجے میں اپنی ماں کے لیے احترام تھا، محبت تھی۔

"وہ واقعی قابل ستائش خاتون ہیں جنہوں نے تم جیسے قابل اور ہونہار بچے کی پرورش اتنے احسن انداز میں کی ہے" فیضان ایک ہی ملاقات میں تاشفین کی شخصیت کا گرویدہ ہو چکا تھا۔

"اگر آج تمہارے بابا زندہ ہوتے تو انہیں بھی تم پر بہت فخر ہوتا" اس بات پر تاشفین بمشکل مسکرایا،

"تم سے مل کر بہت اچھا لگا بیٹا، میں واقعی بہت خوش ہوں کہ بھابھی نے آبرو کے لیے تمہارا انتخاب کیا ہے" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے، انہیں اٹھتا دیکھ کر تاشفین بھی کھڑا ہو گیا،

"اب میں چلتا ہوں برخوردار، پھر ملاقات ہو گی" وہ مسکرا کر کہتے تاشفین سے گلے ملے اور قدم اٹھاتے باہر کی جانب چل پڑے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ فائقہ کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھا تھا۔اب اسکی طبیعت کچھ بہتر تھی۔ سامنے پڑا موبائل اٹھاتے اس نے فواد کو کال کی، جس کا نمبر اس وقت دوسری لائن پر مصروف تھا۔اس نے موبائل واپس ٹیبل پر رکھا ہی تھا کہ باہر سے آتی گاڑی کے ہارن کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔کچھ دیر بعد لاؤنج میں شہریار داخل ہوا، گہرے نیلے رنگ کے پینٹ کوٹ میں وہ اس وقت آفس سے آرہا تھا۔سامنے شاہزین اور فائقہ لاشاری کو بیٹھا دیکھ کر وہ انکے پاس آیا،

"واٹس اپ برو، کیسے ہیں آپ ؟"وہ آج چار دن بعد اس سے ملا تھا۔ان دنوں میں اس نے ایک بار بھی اس کی خیریت پوچھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"ٹھیک ہوں"دو لفظی جواب دیتے وہ خاموش ہوا،

"سنا تھا کافی بیمار ہو گئے تھے آپ"وہ اپنے ازلی انداز میں بولا،

"مگر پھر بھی تم نے ایک بار میری طبیعت پوچھنا مناسب نہیں سمجھا" شاہزین کا لہجہ سخت جبکہ الفاظ تلخ تھے۔ایک دم انکے درمیان خاموشی چھاگئی، فائقہ بیگم اس کا شکوہ سنتے کچھ کہنے ہی لگی تھیں کہ شہریار بول پڑا،

"کیا کروں برو آپ بھی نہیں تھے، ڈیڈ بھی یہاں نہیں ہیں تو کام کا سارا برڈن مجھ معصوم پر آگیا تھا، آپ کی خیریت پوچھنے کا وقت ہی نہیں مل سکا" شہریار نے بھی تقریباً اسی کے انداز میں جواب دیا۔

" صحیح کہہ رہا ہے شہریار، چار دن سے بیچارہ کام کے دباؤ سے پریشان ہو گیا ہے، جاؤ بیٹا تم فریش ہو جاؤ، میں تمہارے لیے کھانا لگواتی ہوں" فائقہ بیگم فوراً شہریار کے دفاع میں بولنے لگیں، جس پر شہریار قدم اٹھاتا چلا گیا۔شاہزین کو فائقہ لاشاری سے یہی امید تھی مگر پھر بھی بے جا اسکی حمایت شاہزین کو بری لگی تھی۔کچھ لمحے بعد فائقہ لاشاری بھی اٹھ کر چلی گئیں۔ شاہزین کو ہر گزرتے دن کے ساتھ اس بات پر یقین آتا جا رہا تھا کہ اس کی اہمیت صرف تب تک تھی جب تک شہریار انکے

www.novelsclubb.com

سامنے نہ ہو کیونکہ اسکے سامنے آتے ہی اس کی اہمیت ماند پڑنے لگتی۔اس تضاد کے پیچھے چھپی وجہ وہ آج بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

گاڑی سے اترتے زاویار نے سامنے کھڑی سبرینہ کو دیکھا،جو ساتھ کھڑی آبرو سے بات کر رہی تھیں۔وہ آج آبرو کے ساتھ شاپنگ کے لیے آئی تھیں۔

"میں نے تاشفین سے کہا بھی تھا کہ آج وہ ہسپتال نہ جائے" سبرینہ نے اندر داخل ہوتے آبرو کو مخاطب کیا،جو ان کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

"مگر یہ لڑکا میری ایک بات نہیں سنتا اور مجبوراً پھر مجھے زاویار کو آفس سے بلانا پڑا" انہیں تاشفین پر بہت غصہ تھا۔ان کے بہت اصرار کے باوجود بھی وہ آج ہسپتال گیا تھا۔

"اپنا ذرا خیال نہیں ہے اُس کو،بس ہر وقت کام کام کام" وہ ساتھ چلتی آبرو سے تاشفین کی شکایت کر رہی تھیں۔

"تم آ جاؤ نہ ایک بار تو اسے بالکل ڈھیل مت دینا، میرے ڈھیل دینے سے ہی بہت بگڑ گیا ہے "انکی باتوں سے خفگی ظاہر تھی۔ساتھ چلتی آبرو غور سے انکی باتیں سن رہی تھی۔اس وقت وہ صرف ایک ماں تھیں جو اپنے بیٹے کے بات نہ ماننے پر اس سے شدید خفا تھیں جبکہ انکی باتیں سنتی نور نے زاویار کو مخاطب کیا،

"امو جان تو شادی سے پہلے ہی بھابھی کو بھائی کی شکایتیں لگا رہی ہیں "جس پر زاویار اسکے کان کے قریب جھکتا بولنے لگا،

"اس کا مطلب ان ساس بہو کی خوب جمے گی "ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ زاویار کا فون بجنے لگا، وہ کال اٹھاتے کچھ فاصلے پر چلا گیا جبکہ سبرینہ نور اور آبرو کے ساتھ اس وقت کچھ جوڑے دیکھنے میں مصروف تھیں۔

"لیں امو جان آپ کا مصروف بیٹا اپنا کچھ قیمتی وقت نکال کر آ گیا ہے "زاویار انکے قریب آتا بولا،

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ابھی کال آئی تھی بھائی کی، ہماری لوکیشن پوچھ رہے تھے" اسکی بات پر سبرینہ کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ در آئی،

"ہاں تو اسے یہیں بلا لو نہ، جلدی کرو، انتظار کر رہا ہو گا وہ" وہ زاویار کو مخاطب کرتے بولیں جبکہ وہ اور نور اموجان کے لہجے میں تاشفین کے لیے موجود فکر دیکھتے حیران ہوئے کہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو وہ آبرو سے اسکی شکایتیں کر رہی تھیں. کچھ دیر بعد تاشفین انکے پاس آ پہنچا۔

"آج تو ڈاکٹر صاحب اپنی تمام مصروفیات چھوڑ کر آئے ہیں" وہ تاشفین کے کان کی جانب جھکتا ذرا دھیمی آواز میں بولا مگر اسکی یہ دھیمی آواز نور کے کانوں تک رسائی حاصل کر چکی تھی۔

"کیونکہ انہیں اپنی تمام ذمہ داریوں کا احساس ہے، کیوں بھائی؟" نور فوراً تاشفین کے دفاع میں بولنے لگی جس پر زاویار آنکھیں گھماتا سبرینہ کی جانب دیکھنے لگا جو اب اپنی ہر منتخب کردہ چیز آبرو کے ساتھ ساتھ تاشفین کو بھی دکھا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اب تم آ گئے ہو تاشفین تو جیولری کے لیے خود آبرو کو لے جاؤ" سبرینہ نے پاس کھڑے تاشفین کو مخاطب کیا، وہ تقریباً ساری شاپنگ کر چکے تھے۔انکی بات پر تاشفین نے ایک نظر آبرو کی جانب دیکھتے اثبات میں سر ہلایا،

"واہ بھئی واہ اتنی تابعداری" زاویار کی آواز کانوں میں پڑتے ہی تاشفین نے اسے گھورا جبکہ اسکا جملہ سنتے نور نے اسکے بازو پر کہنی مارتے اسے اپنی جانب متوجہ کیا،

"زاوی کے بچے، کچھ دیر کے لیے اپنا منہ بند کرو" سبرینہ نے اپنے ساتھ کھڑی آبرو کو مخاطب کیا۔

"اچھا بیٹا اب ہم چلتے ہیں" وہ آبرو سے ملتیں نور کو ساتھ لیے چل پڑیں،اب وہاں آبرو،تاشفین اور زاویار موجود تھے۔

"چلیں؟"تاشفین کے کہنے پر آبرو اثبات میں سر ہلاتی اس کے پاس آئی جبکہ پاس کھڑا زاویار مدھم آواز میں بولا،

www.novelsclubb.com

"بیسٹ آف لک، ڈاکٹر صاحب!" وہ یہ کہتے فوراً وہاں سے چلا گیا۔ تاشفین نے نفی میں گردن ہلاتے سر جھٹکا اور آبرو کو ساتھ لیے آگے بڑھ گیا۔ "کیسی ہیں آپ؟" یہ آج ان کے درمیان ہونے والی پہلی گفتگو تھی۔

"میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟" وہ دونوں قدم اٹھاتے ایک دوسرے کے ساتھ چل رہے تھے۔ یونہی ہلکی پھلکی گفتگو کرتے وہ جیولری شاپ میں داخل ہو گئے۔ جیولری سیٹ کے انتخاب کے لیے تاشفین نے آبرو کو آگے کیا مگر اب آبرو اسے کیا بتاتی کہ اسے تو جیولری کے بارے میں کوئی خاص معلومات ہی نہ تھی، نہ ہی کوئی پسندیدہ انتخاب! وہ تو بچپن سے ان چیزوں سے دور بھاگتی آئی تھی۔ جیولری کے نام پر اس نے آج تک صرف گھڑی اور کانوں میں ٹاپس ہی پہنے تھے۔ وہ کافی دیر سامنے رکھے ان سیٹس کو دیکھتی رہی۔ جب کچھ وقت گزرنے کے بعد بھی آبرو ان میں سے کسی کا انتخاب نہ کر سکی تو تاشفین نے اسکے چہرے کی جانب دیکھا، جس پر چھائے تاثرات اسکی کیفیت سمجھانے کے لیے کافی تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں کچھ مدد کروں؟"تاشفین کی اس پیشکش پر آبرو کا فوراً اثبات میں ہلتا سر اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا۔ کچھ دیر بعد وہ مل کر کچھ سیٹس منتخب کر چکے تھے۔

"کچھ رِنگز دکھایے گا پلیز"تاشفین نے دکاندار کی جانب دیکھتے کہا جس پر اب وہ رِنگز کے ڈبے آبرو کے سامنے رکھ رہا تھا۔

"رِنگ پسند کریں آبرو!"تاشفین کے کہنے پر اب آبرو کے لیے ایک اور امتحان سامنے کھڑا تھا۔ اسے آج پہلی بار جیولری میں اپنی کم علمی کا احساس ہوا تھا، آج کل فیشن میں کونسے ڈیزائنز تھے اسے کچھ علم نہ تھا مگر کچھ لمحے بعد ہی وہ اپنے لیے ایک انگوٹھی منتخب کرنے میں کامیاب ہوئی تھی۔ اس نے دائیں جانب رکھے ڈبے میں موجود تیسری انگوٹھی کی جانب اشارہ کیا، جس میں سفید رنگ کا ایک خوبصورت موتی نصب تھا۔

"پہن کر دیکھیں آبرو"تاشفین کے کہنے پر اسے شدت سے اپنی بے وقوفی کا احساس ہوا، وہ بھول گئی تھی کہ انگوٹھی خریدتے وقت اسکا سائز دیکھنا سب سے اہم

ہے۔اس لگا جیسے تاشفین آج اِس لمحے اسے یہ سب چیزیں سکھا رہا تھا۔ نجانے کیوں اس کی ساری بااعتمادی کہیں دور جا سوئی تھی۔ آبرو نے فوراً وہ رنگ پہنتے اپنا ہاتھ تاشفین کی جانب کیا،

"پرفیکٹ !" وہ مسکراتے ہوئے بولا، جس پر آبرو وہ رنگ اتارنے ہی لگی تھی کہ اسکی سماعت سے تاشفین کی آواز ٹکرائی،

"اتاریں مت پہنے رکھیں" آبرو نے خاموشی سے اپنا ہاتھ نیچے کر لیا۔ سیٹس کی قیمت وہ پہلے ادا کر چکا تھا اب دکاندار اسے اس انگوٹھی کی قیمت بتا رہا تھا جسے سنتے آبرو کو حیرت کا ایک جھٹکا لگا، اتنی سی انگوٹھی اور اتنی قیمت، یہ بھی یقیناً اسکی لاعلمی کا نتیجہ تھا۔

"آپ یہ رہنے دیں میں کوئی اور۔۔۔۔۔" اس نے فوراً تاشفین کو مخاطب کرتے مدھم آواز میں کہا مگر اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے تاشفین بولنے لگا،

www.novelsclubb.com

"چیز پسند کرنا آپکا کام ہے آبرو، قیمت کی فکر آپ مت کریں، اُسے ادا کرنے کے لیے میں ہوں نہ!" اس نے مدھم آواز میں کہتے کارڈ دکاندار کی جانب بڑھایا جبکہ آبرو نے ایک بھرپور نظر اپنے ساتھ بیٹھے تاشفین پر ڈالی، وہ واقعی بہت خوش قسمت تھی۔

آبرو اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھی۔ سامنے فائلز کا ایک ڈھیر لگا رکھا تھا۔ جس میں سے سب ضروری فائلز اٹھاتے وہ ایک بیگ میں رکھ رہی تھی۔ آج سے دس دن بعد اسکا نکاح تھا اور ابھی بہت سے کام باقی تھے۔ وہ انہی کاموں میں مصروف تھی کہ صالحہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں،

"کیا کر رہی ہو آبرو؟" وہ سامنے بیڈ پر بکھری ہوئی فائلز دیکھتے بولیں،

"کچھ نہیں امی، بس ضروری فائلز علیحدہ کر رہی تھی" اس نے ایک اور فائل اٹھاتے بیگ میں ڈالی،

www.novelsclubb.com

"ابھی رابعہ کی کال آئی تھی،اس نے کل رات سب کو دعوت پر بلایا ہے"

"سب۔۔۔؟"آبرو نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا،

"سبرینہ کو بھی کہا ہے اور مجھے بھی،وہ چاہ رہی ہے کہ شادی سے پہلے ایک بار سب کی ملاقات ہو جائے،فاطمہ اور فیضان بھی سبرینہ سے نہیں ملے،تو انکو مدعو کرتے وہ چاہ رہی تھی کہ ہم بھی کل وہاں جائیں"انکی بات پر آبرو نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ملاقات سے یاد آیا،رابعہ بتا رہی تھی کہ تمہارے تایا تا شفین کہ بہت تعریف کر رہے تھے کہ وہ بہت سلجھا ہوا،سلیقہ مند بچہ ہے"آبرو خاموشی سے سنتے اپنا کام کر رہی تھی، نظر فوراً ہاتھ میں پہنی اس انگوٹھی پر گئی، جس میں لگا سفید موتی چمک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے"صالحہ بیگم کے لہجے میں تشکر تھا۔ان کی بات پر آبرو کے چہرے کو ایک طمانیت بھری مسکراہٹ نے چھوا کہ نظروں کے سامنے سیاہ رنگ کی ایک فائل آئی،

"امی یہ اس جگہ کی فائل ہے، آپ اسے سنبھال کر رکھیے گا، انشاللہ جیسے ہی وقت ملے گا میں اس پر کام شروع کروادوں گی" اس نے فائل صالحہ بیگم کی جانب بڑھائی، جسے تھامتے صالحہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔

اس نے ٹیبل سے کپ اٹھاتے سامنے پڑی فائلز پر ایک نظر ڈالی، وہ آج ایک ہفتے بعد آفس آیا تھا۔ بقول فائقہ لاشاری کہ شہریار آفس کا سارا کام بخوبی سنبھال چکا تھا مگر یہاں تو کام جوں کا توں پڑا تھا۔ دروازے سے داخل ہوتے فواد نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا،

"اتنی کالز، اتنے میسجز مگر کوئی جواب نہیں اور آج ایک دم کال پر حکم دیا جاتا ہے کہ مجھے تم سے ملنا ہے" وہ غصے سے کہتا اسکے سامنے آبیٹھا۔

"اس رویے کی وجہ جان سکتا ہوں کیا؟" وہ اپنا موبائل اور گاڑی کی چابی ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔ شاہزین خاموشی سے اسے دیکھتا رہا،

www.novelsclubb.com

"جواب دینا پسند کرو گے یا اب بھی پہلے کی طرح اگنور کرنے کا ارادہ ہے؟" اسکی خاموشی پر فواد کے غصے میں اضافہ ہوا۔

"میں اگنور نہیں کر رہا تھا یار، بس میرا کسی سے بات کرنے کا دل نہیں تھا"

"چاہے کوئی کتنا بھی پریشان ہو؟" فواد فوراً بولا، جس پر شاہزین نے کپ ٹیبل پر رکھا،

تو تم گھر بھی تو آ سکتے تھے نہ؟" شاہزین کے اس سوال پر فواد بولنے لگا،

"آیا تھا مگر تم آرام فرما رہے تھے تو شہریار سے مل کر واپس آنا پڑا" اس کے پاس ہر بات کو جواب تھا۔

"اچھا نہ یار، اب چھوڑو ان باتوں کو، کافی لو گے؟" شاہزین نے موضوع بدلنا چاہا، جس پر فواد نے اثبات میں سر ہلاتے اسکی مشکل آسان کی۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس دن ڈاکٹر کے پاس گئے تھے رپورٹس لے کر؟"اس سوال پر شاہزین کے چہرے کا رنگ ایک دم بدلا، جس پر قابو پاتے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پھر کیا کہا ڈاکٹر نے؟"ایک اور سوال۔

"کچھ خاص نہیں، بس چند دوایاں دی ہیں اور سموکنگ سے منع کیا ہے"مختصر جواب دیتے ہو خاموش ہوا۔

"سب ٹیسٹ کلئیر تھے؟"ایک اور سوال، جس پر شاہزین نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلایا۔

"تھینک گاڈ ورنہ میں تو سچ میں ڈر گیا تھا کہ کہیں کوئی بڑا مسئلہ نہ بن جائے"سامنے بیٹھا شاہزین خاموشی سے اسکی بات سن رہا تھا۔ وہ کیوں اس بات کو سب سے چھپا رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا، شاید اسے خود بھی ڈاکٹر کی بات پر یقین نہ تھا کہ آخر ایک دم اسے اتنی بڑی بیماری کیسے ہو سکتی تھی!

"تمہیں اب سگریٹ چھوڑنی ہے شاہزین، بالکل بھی بد احتیاطی نہیں کرنی" فواد اسے سمجھاتا ہوا بولا،

"اوکے باس" شاہزین بمشکل مسکرایا۔

سورج غروب ہوتے ہی اندھیرا آسمان پر چھائی تمام روشنی کو نگلنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان نے سیاہ چادر اوڑھ لی۔ وہ سب آج پھر رابعہ بیگم کے گھر موجود تھے۔ لاؤنج میں پڑے ایک صوفے پر فیضان رابعہ بیگم کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ دوسرے صوفے پر فاطمہ کے ساتھ صالحہ بیگم موجود تھیں۔ آفاق بھی کچھ دیر پہلے ہی گھر پہنچا تھا اور ابھی فریش ہونے کے لیے اپنے کمرے میں گیا تھا۔ وہ سب اس وقت سبرینہ اور اسکے خاندان کے منتظر تھے۔ مہمل رتبہ، آبرو اور اصباح کے ساتھ اپنے کمرے میں تھی جبکہ دو بہترین سہیلیاں حرم اور لائبہ باہر لان میں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ہال کی بکنگ ہو گئی تھی نہ فیضان ؟"رابعہ بیگم کے سوال پر فیضان بولنے لگا،

"جی آپا، میں نے بارات کے ہال کی بکنگ تو کروالی ہے پر ولیمے کا آپ نے ابھی تک کچھ نہیں بتایا" وہ بیکوقت لڑکی والے بھی تھے اور لڑکے والے بھی۔

"میں آج سبرینہ سے اس بارے میں بات کروں گی "انکے جواب پر فیضان نے اثبات میں سر ہلایا کہ باہر سے حرم تیز تیز بھاگتی ہوئی اندر آئی،

"کیا ہوا حرم ؟"اسے ہانپتا دیکھ کر رابعہ بیگم بولیں،

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔۔لائبہ۔۔۔۔۔۔باہر۔۔۔۔۔بے ہوش۔۔۔۔" وہ پھولتی ہوئی سانس کے درمیان اٹک اٹک کر الفاظ ادا کر رہی تھی۔لائبہ کا نام سنتے ہی فیضان کے چہرے کا رنگ فق ہوا وہ تیزی سے باہر کی جانب بھاگا جبکہ فاطمہ بھی اسکے پیچھے پیچھے تھیں۔صالحہ بیگم حرم کو پانی دیتے رابعہ بیگم کے ساتھ باہر گئیں جہاں فیضان لان میں زمین پر لیٹی لائبہ کو اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔وہ اس کے قریب گئیں،

www.novelsclubb.com

"اسکے ہونٹ تو نیلے پڑ رہے ہیں فیضان، تم اسے جلدی سے ہسپتال لے جاؤ، میں آفاق کو بلاتی ہوں" رابعہ بیگم فیضان سے کہتیں تیزی سے اندر گئیں جبکہ فیضان نے لائبہ کا ماتھا چومتے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور قدم اٹھاتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

"لائبہ کو کیا ہوا تھا حرم ؟" مہمل نے حرم کو مخاطب کیا۔ وہ سب لاؤنج میں آ گئے تھے جبکہ آفاق اور فیضان لائبہ کو ہسپتال لے گئے تھے۔

"مجھے نہیں پتا آپی، میں اور لائبہ بس ایک دوسرے کو پکڑنے کے لیے لان میں بھاگ رہے تھے کہ ایک دم وہ رک گئی اور میرے پاس پہنچے سے پہلے وہ بے ہوش ہو گئی" حرم کے اس جواب پر سامنے رابعہ بیگم کے ساتھ بیٹھی فاطمہ فوراً لائبہ کی بے ہوشی کی وجہ سمجھ گئی۔ وہ اپنی طبّی حالت کی وجہ سے زیادہ بھاگ نہیں پاتی تھی مگر پھر بھی انکا دل اسکے لیے بہت پریشان تھا۔ وہ سب یونہی بیٹھے تھے کہ باہر سے آتی گاڑی کے ہارن کی آواز پر وہ سب متوجہ ہوئے، اس پریشانی میں وہ یہ فراموش

کر گئے تھے کہ وہ کسی کے منتظر تھے۔کچھ دیر بعد سبرینہ اور نور لاؤنج میں داخل ہوئے جبکہ انکے پیچھے تاشفین اور زاویار آ رہے تھے۔وہ سب اپنی جگہ چھوڑتے اٹھ کھڑے ہوئے۔رابعہ بیگم نے اپنی پریشانی پر قابو پاتے خوشدلی سے انکا استقبال کیا۔ابھی انہیں آئے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ سب کے چہروں سے سبرینہ کو کچھ عجیب محسوس ہوا، جس پر اس نے صالحہ بیگم سے سوال کیا، جس پر وہ انہیں کچھ دیر پہلے ہوئے واقعے کے بارے میں بتاتی چلی گئیں۔بات آہستہ آہستہ تاشفین تک پہنچی جو خود فیضان اور آفاق کی غیر موجودگی پر حیران تھا۔تاشفین تک خبر پہنچتے ہی وہ بغیر ایک لمحہ ضائع کیے ہسپتال کے لیے نکل گیا۔سب نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی.

"آپ لوگ بے فکر رہیں، میں بس ابھی کچھ دیر میں انہیں ساتھ لے کر آؤں گا، انشاللہ "تاشفین کے اس جواب پر سب خاموش ہو گئے جبکہ آفاق یا فیضان میں سے کسی کی کال انہیں موصول نہیں ہوئی تھی جس کی وجہ سے انکی پریشانی میں

www.novelsclubb.com

اضافہ ہو رہا تھا۔رابعہ بیگم کے کہنے پر وہ سب کھانا لگانے میں مہمل کی مدد کر رہی تھیں۔لاؤنج میں بیٹھی فاطمہ چہرے سے ہی بہت پریشان نظر آ رہی تھیں کہ پاس بیٹھی سبرینہ نے انہیں مخاطب کیا،

"آپ پریشان مت ہوں،اللہ سب بہتر کرے گا،آپ کی بیٹی بالکل ٹھیک ہو جائے گی"انکی تسلی پر فاطمہ نے انکی جانب دیکھا،

"انشاللہ"فاطمہ نے مسکراتے ہوئے جواب دی۔

ہسپتال پہنچتے ہی لائبہ کو ایمرجنسی میں لے گئے تھے اور تقریباً بیس منٹ بعد ہی تاشفین بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتا فیضان کے پاس پہنچا،جن کے چہرے پر چھائے تاثرات سے واضح تھا کہ وہ اس وقت کتنے پریشان ہیں۔تاشفین کو اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے جبکہ انکے ساتھ موجود آفاق فون پر رابعہ بیگم سے بات کر رہا تھا۔

"آپ پریشان مت ہوں، میں دیکھتا ہوں" اس نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے انہیں تسلی دی اور قدم اٹھاتا ایمرجنسی روم میں داخل ہو گیا۔ وہ لائبہ کو اسی ہسپتال میں لائے تھے جہاں اس روز وہ تاشفین سے ملنے آئے تھے۔ کچھ دیر بعد تاشفین انہیں باہر آتا دکھائی دیا، وہ تیزی سے اسکی جانب گئے،

"بیٹا۔۔۔۔بیٹا۔۔۔۔لائبہ ٹھیک تو ہے نہ؟" انکے الفاظ ٹوٹ رہے تھے۔

"جی، وہ ٹھیک ہے، آپ یوں پریشان مت ہوں، بس کچھ دیر میں ڈاکٹرز بھی باہر آتے ہوں گے" وہ انہیں واپس بینچ پر بٹھاتا بولا،

"میں جانتا ہوں، اولاد کی تکلیف والدین برداشت نہیں کر پاتے مگر آپ تسلی رکھیں، وہ اب ٹھیک ہے، کچھ دیر میں اسے ہوش بھی آجائے گا انشاللہ" وہ ان کے ساتھ بیٹھا انہیں تسلی دے رہا تھا جبکہ فیضان کی آنکھوں میں اب نمی آنے لگی تھی، لائبہ اسکی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ تھی، اسکی واحد اولاد تھی، اسکی تکلیف برداشت کرنا واقعی فیضان کے لیے بہت مشکل تھا۔ کچھ دیر بعد وہ ان دونوں کو

www.novelsclubb.com

اپنے آفس میں لے آیا تھا۔آفاق رابعہ بیگم کو فون کرتے لائبہ کی خیریت کی خبر دے چکا تھا۔

"لائبہ کی اس حالت کا اندازہ آپ کو کب ہوا تھا؟"فیضان تاشفین کو لائبہ کی طبّی حالت کے بارے میں سب تفصیلات دے چکا تھا۔

"تقریباً آج سے 15 سال پہلے جب وہ صرف دو ماہ کی تھی"فیضان نے تاشفین کو جواب دیتے کہا،

"اور تب سے ہی اسکا علاج جاری ہے"وہ خاموش ہوئے،

لائبہ کی سرجری ممکن ہے، جس کے بعد اسکی یہ پریشانی ہمیشہ کے لیے دور ہو سکتی ہے"

www.novelsclubb.com

"مجھے معلوم ہے بیٹا،ڈاکٹرز نے بہت بار مجھ سے کہا ہے مگر میرا دل نہیں مانتا،اللہ نہ کرے اگر اسے سرجری کے دوران۔۔۔۔۔"وہ اپنی بات مکمل نہ کر سکے۔

"آپ کی پریشانی بالکل جائز ہے مگر اس طرح وہ پوری زندگی یوں ہی چھوٹی سے بداحتیاطی پر مشکلات کا سامنا کرتی رہے گی، ایک نارمل انسان کی طرح ہر کام کرنے کی صلاحیت سے محروم رہے گی اور فلحال تو یہ مسئلہ سرجری کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے پر اگر کل کو اسکی حالت مزید بگڑ گئی تو پھر معاملہ مزید سنگین ہو جائے گا" وہ پیشہ ورانہ انداز میں فیضان کو سمجھا رہا تھا، جسے فیضان غور سے سن رہے تھے۔

"تاشفین ٹھیک کہہ رہا ہے ماموں، اس سے پہلے کے اسکی حالت وقت کے ساتھ ساتھ مزید بگڑ جائے، آپکو سرجری کے بارے میں سوچنا چاہیے" آفاق تاشفین کی بات سے متفق ہوتا بولا، اس سے پہلے کے فیضان کچھ کہتے دروازے پر دستک ہوئی اور نرس اندر داخل ہوئی،

"ڈاکٹر، مریض کو ہوش آگیا ہے" وہ تاشفین کو اطلاع دیتی بولی، جس پر وہ تینوں اپنی جگہ چھوڑتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

---

www.novelsclubb.com

اندر داخل ہوتے ہی فیضان کی نظر لائبہ پر پڑی، جو بیڈ پر آنکھیں بند کیے نیم دراز تھی جبکہ نرس اسکی ڈرپ ٹھیک کر رہی تھی۔ اسے یوں دیکھتے ہر بار فیضان کا دل خون کے آنسو روتا، اسکی اولاد اس عمر میں ہی کتنی تکالیف برداشت کر رہی تھی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکی ایک اور اولاد تھی جس نے اپنا پورا بچپن صرف مصائب اور مشکلات ہی دیکھی تھیں۔ جس کا پورا بچپن صرف محرومیوں میں گزرا تھا! فیضان قدم اٹھاتا اسکے قریب گیا جبکہ تاشفین نرس سے لائبہ کے بارے میں بات کرنے میں مصروف تھا۔ آفاق فاطمہ بیگم کو لینے گھر گیا تھا کیونکہ ڈاکٹر نے لائبہ کو کل صبح ڈسچارج کرنے کا کہا تھا۔

"لائبہ میرا بچہ!" وہ ہاتھ اسکے چہرے پر رکھتے بولے، جس پر لائبہ نے اپنی بند آنکھیں کھولتے فیضان کی جانب دیکھا مگر خاموش رہی۔ فیضان نے جھکتے اسکا ماتھا چوما۔

www.novelsclubb.com

"بابا، ڈونٹ وری، آئی ایم فائن!" وہ نقاہت زدہ آواز میں اپنے باپ کو تسلی دے رہی تھی۔ جس پر فیضان نے مسکراتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے اور دوبارہ جھکتے اسکا ہاتھ چوما، اسے لائبہ اپنی زندگی سے بڑھ کر عزیز تھی جبکہ پاس کھڑا تاشفین اولاد کے لیے باپ کی محبت اور شفقت دیکھتے مسکرایا، نجانے کیوں مگر ایک دم اسے اپنی اس محرومی کا احساس ہوا کہ اس نے تو اپنے باپ کا لمس آج تک محسوس نہ کیا تھا، باپ کی محبت کیسی ہوتی ہے، وہ کبھی جان ہی نہ پایا! اپنی ساری سوچیں جھٹکتے وہ آگے بڑھتا ان کے قریب گیا۔

"دیکھیں فیضان صاحب آپکی بیٹی کتنی بہادر ہے، ان چھوٹی موٹی باتوں پر بالکل پریشان نہیں ہوتی" وہ واقعی خود بھی اسکی ہمت سے متاثر ہوا تھا، جو تکلیف میں بھی اپنے باپ کو تسلی دے رہی تھی۔ تاشفین کے قریب آنے پر وہ اسکی جانب دیکھنے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ڈاکٹر ٹیل ہِم ناٹ ٹو وَری اَباؤٹ می، آئی ایم ٹوٹلی فائن" وہ اب تاشفین کو کہہ رہی تھی کہ اسکے باپ کو تسلی دے، جس پر تاشفین نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہارا بہت شکریہ تاشفین بیٹا، تم یوں سب چھوڑ کر میرے لیے یہاں آئے اور مجھے سمجھایا کہ میری بچی کے لیے کیا بہتر ہے، میں نے سوچ لیا ہے کہ میں واپس جا کر فوراً ڈاکٹرز سے سرجری کی بات کروں گا" وہ تشکر بھرے لہجے میں بولے، اس سے پہلے کے تاشفین کچھ کہتا لائبہ کی آواز انکی سماعت سے ٹکرائی،

"اوہ، سو یو آر ڈاکٹر تاشفین، آبرو'ز فیوچر ہسبنڈ" وہ لہجے میں اشتیاق لیے بولی،

"حرم ہیز ٹولڈ می اباؤٹ یو" اسکی باتوں پر وہ دونوں مسکرائے،

"نائس ٹو میٹ یو تاشفین بھائی" وہ ہاتھ تاشفین کی جانب بڑھاتی بولی۔ حرم سے تاشفین بھائی کا ذکر اس نے بہت بار سنا تھا۔ تاشفین نے ایک نظر اسکے بڑھے ہوئے

ہاتھ کی جانب دیکھا اور آگے بڑھتے مسکراتے ہوئے اس سے ہاتھ ملایا جبکہ پاس کھڑا افیضان مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

(جاری ہے۔۔۔۔۔۔)

www.novelsclubb.com